



وصال امام زمان (عج)

تالیف

سید تقی عباس رضوی قمی (کلکتہ)

فہرست

- [امام زمانہ \(عج\)](#)
- [امام عصر \(عج\) کا وجود اور علماء اہل سنت](#)
- [بحر نور کے چند قطرات](#)
- [نور کی ولادت](#)
- [آپ کے فضیلت مآب پدر گرامی](#)
- [امام زمانہ \(عج\) کی والدہ گرامی](#)
- [آغاز امامت](#)
- [غیبت صغریٰ](#)
- [سرداب کی داستان](#)
- [نوآب خاص](#)
- [غیبت کبریٰ](#)
- [غیبت کی بعض حکمتیں](#)
- [خصوصیات غیبت](#)
- [اخلاقی فضیلتیں](#)
- [طولانی عمر](#)
- [انتظار](#)
- [منتظرین کی صفات](#)
- [ظہور سے پہلے کی علامات](#)
- [علامات ظہور پر ایک اجمالی نظر](#)
- [امام زمانہ کے ظہور کی علامتیں](#)
- [ظہور](#)
- [ظہور کے بعد کا منظر](#)
- [زمانہ غیبت میں ہمارے فرائض](#)
- [بعض اہم دعائیں اور زیارتیں](#)
- [زیارت امام عصر](#)
- [دعائے عہد](#)
- [چالیس دنوں کی خصوصیات](#)
- [ماہ شعبان کی مناسبتیں](#)
- [پندرہویں شعبان کی رات کے مختصر اعمال](#)
- [نیمہ شعبان کی دعا](#)
- [امام عصر \(عج\) کے متعلق سوالات اور انکے جواب](#)
- [مآخذ](#)



کتاب کانام: وصال امام زمان (عج)
مصنف: سید تقی عباس رضوی قمی کلکتہ

امام زمانہ (عج):
 وارث کرامات پیغمبر ﷺ لکرامۃ لمحمدیۃ
 وارث شجاعت امام علی - وَ الْقُوَّةَ الْمُرْتَضُوۡیَّةَ
 وارث مکارم امام حسن - وَ الْمَكَارِمَ الْحَسَنِيَّةَ
 وارث عزم امام حسین - وَ الْعَزَامَ الْحُسَيْنِيَّةَ
 وارث عبادت امام سجاد - وَالْعِبَادَةَ السَّجَادِيَّةَ
 وارث علوم امام محمد باقر - وَ الْعُلُومَ الْبَاقِرِيَّةَ
 وارث امامت امام جعفر صادق - وَ الْاِمَامَةَ الصَّادِقِيَّةَ
 وارث اخلاق امام موسی کاظم - وَ الْاَخْلَاقَ الْكَاطِمِيَّةَ
 وارث معارف و کمال امام رضا (ع) - وَ الْمَعَارِفَ الرَّضَوِيَّةَ
 وارث سخاوت امام محمد تقی - وَ الْجُودَ النَّقْوِيَّةَ
 وارث مقامات امام علی نقی - وَ الْمَقَامَاتَ النَّقْوِيَّةَ
 وارث لشکر امام حسن عسکری (ع) - وَ الْعَسَاكِرَ الْعَسْكَرِيَّةَ الَّذِي فَاَقَّ

الْاَنَا مَ كَرَامَةً وَ فَضْلًا (۵)

امام زمانہ (عج) وہ ہیں جو اپنے کرامات اور فضائل کے لحاظ سے تمام مخلوقات پر فوقیت رکھتے ہیں لہذا:

اسی سے سلسلہ صبح و شام قائم ہے
 ہمیں بھی ناز ہے اپنا امام (عج) قائم ہے
 امام صادق نے فرمایا:
 لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
 إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ (۶)

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم محبوب کی اطاعت کرتے کیونکہ محب اپنے محبوب اور ہر عاشق اپنے معشوق کی رضامندی اور اسکے فرمان کا مطیع ہوتا ہے یہ قول ایک ایسے کا مل انسان کا ہے جس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے محبوب کی رضامین صرف کیا اور جاتے جاتے دنیا کو ایسا پیغام دیا جسے قیامت تک دنیا بھلا نہیں سکتی اور ساتھ ساتھ اپنے محبوں کو شہادت سے پہلے یہ سمجھا گئے کہ دیکھو: "كُونُوا لَنَا زِينًا وَلَا تَكُونُوا عَلَيْنَا شِينًا" (۷) تم ہمارے لئے باعث زینت اور باعث فخر بننا، ننگ و عار کا باعث نہ بننا۔ لیکن ہم جب اپنی قوم کے حالات پر نظر ڈالیں تو یہ صاف دیکھنے کو ملتا ہے کہ دریائے نیل سا موجیں مارتا ہوا آج کا ہمارا معاشرہ اور اس کے بے بہرہ لوگ بجائے ترقی کے تنزلی کی راہ پر گامزن ہیں، واقعات کتنے نادان اور بے فہم ہیں لوگ!! ایک طرف یہ دعویٰ بھی ہے کہ: "إِنِّي سَلِمَ لِمَنْ سَأَلَكُمْ وَ حَرَبَ لِمَنْ حَارَبَكُمْ" (۸) اور دوسری طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ہم ایسے بدل گئے ہیں کہ ہمارا یہ دعویٰ اب دعویٰ نہیں بلکہ ایک فریب ہے کیوں!!

اس لئے کہ آج ہم جس پر آشوب زمانے میں زندگی کے مراحل طے کر رہے ہیں نہ تو اس زمانے میں مولائے کائنات - کی امامت ہے نہ ہی امام حسن اور امام حسین کی امامت بلکہ اگر چہ ہمارے سارے امام معصوم - ہیں، اور سب مساوی طور پر لائق صداقت ہیں لیکن اس وقت حقیقت میں دیکھا جائے تو ہمارا سب سے گہرا رشتہ اس امام سے ہے جس کی امامت میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں جس کے وجود بابرکت سے کائنات کا نظام باقی ہے، ہماری ایک ایک سانس اسی کی رہیں

منت ہے ، ہم شیعین حیدر کرار آج جہاں بھی جس جگہ بھی اس کائنات کے کسی گوشے میں صحیح و سالم ہیں تو یہ اسی کے وجود بابرکت کی دین ہے ۔ امام زمانہ اپنے خط میں فرماتے ہیں کہ :

"إِنَّا غَيْرُ مُهْمَلِينَ لِمُرَاعَاتِكُمْ وَلَا نَاسِيْنَ لِذِكْرِكُمْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لُنَزَلَ بِكُمْ الْأَوَائِ وَأَصْطَلَمَكُمُ الْأَعْدَاءُ" (۹)

ہم تمہاری حفاظت میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ ہی تمہاری یاد سے غافل ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو مشکلات تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں کچل ڈالتے۔ غور و فکر کامقام ہے کہ جس قوم کا ایسا ہادی اور رہبر ہو جو غیبت میں رہنے کے باوجود ان کی نگہداری

اور حفاظت کرے، وہ اپنے ہادی و رہبر سے غافل!!!

لیکن سچ تو یہ ہے کہ غیبت، خدا کی ایک مصلحت ہے ورنہ کریم ابن کریم ہمیشہ ہم لوگوں کے درمیان ہیں اور یہ تو ہمارے ناشائستہ اعمال نے ہمارے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا ہے ، ہم ایسے بدکردار ہیں کہ امام کے اس قول کے برعکس سبب زینت بننے کے بجائے باعث ذلت بن گئے ہیں۔

ہمیں تو اپنے معاشرہ سے لیکر دنیا کے گوشہ گوشہ میں ایک ہی دستور اور ایک ہی رسم دیکھنے کو ملی کہ عاشق اپنے معشوق کے وصال کی خاطر اپنی جان ، دولت و حکومت، اپنا قیمتی وقت اور اپنا ایک ایک لمحہ اس پر نچھاور کر دیتا ہے ۔ لیکن ہم ہینکہ اپنے محبوب کے دیدار کی خواہش تک نہیں کرتے وصال محبوب تو دور کی بات ہے نہ جانے ہم پر کیسی غفلت طاری ہے کہ ہم ظلمتوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں غرق ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

ہمارا محبوب اپنے عاشق کے وصال کے لئے ہمیشہ بے قرار ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں تاکہ ہمارے ناشائستہ اعمال و بدکرداری ہماری شخصی زندگی میں رکاوٹ نہ بنیں اور جب آنے والا آئے تو ہمیں دیکھ کر فخر کرے کہ واقعاً یہ ہمارے عاشق ہیں اور یہی ہمارے شیعہ بھی ہیں۔

ہمارا یہ فریضہ ہے کہ روزانہ کم از کم ایک دفعہ خلوص دل سے امام (عج) کے ظہور کی دعا کریں ۔

ہمیں روزانہ کم از کم ایک مرتبہ تو صمیم قلب سے امام (عج) کی خدمت اقدس میں سلام بھیجنا چاہئے ہمیں روزانہ امام (عج) کی سلامتی کے لئے صدقہ دینا چاہئے اور بارگاہ رب العزت میں اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے دعاء کرنا چاہئے کہ اے پالنے والے منجی عالم بشریت ، یوسف زہرا کے ظہور میں تعجیل فرما اور ہمیں انکے اعوان و انصار میں قرار دے۔

آمین

- (۱) سورہ ماندہ ۳۵
- (۲) غرر الحکم جلد ۱ صفحہ ۱۰۸
- (۳) اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۳۰۰
- (۴) بحار الانوار جلد ۷۸ صفحہ ۱۸۳
- (۵) وسیلۃ الخادم الی المخدم (شرح صلوات چہارہ معصوم صفحہ ۲۷۸)
- (۶) وسائل الشیعہ ج ۱۵/ص ۳۰۸ (باب وجوب اجتناب معاصی)، امالی شیخ صدوق ص ۴۸۹، روضۃ الواعظین ج ۲/ص ۱۸، بحار الانوار ج ۶۷/ص ۱۵، بحار الانوار ج ۴۷/ص ۲۴، فلاح السائل ص ۱۵۸، المناقب ج ۴، ص ۲۷۵
- (۷) وسائل الشیعہ ج ۱۲/ص ۸، بحار الانوار ج ۶۵/ص ۱۵۱، بحار الانوار ج ۶۸/ص ۲۸۶، اعلام الدین ص ۱۴۳، امالی شیخ صدوق ص ۴۰۰، امالی شیخ طوسی ص ۴۰۰
- (۸) زیارت جامعہ (مصباح الکفعمی ص ۵۰۵) ، زیارت عاشورا (مصباح المتہجد ص ۷۷۴)
- (۹) الاحتجاج ج ۲/ص ۴۹۵، بحار الانوار ج ۵۳/ص ۲۷۴، الخرائج ج ۲/ص ۹۰۲

وصال امام زمان (عج)

امام عصر (عج) کا وجود مبارک اور علماء اہل سنت عالم اسلام کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے بارہویں جانشین جنہیں دنیا حضرت مہدی (عج) کے نام

سے جانتی ہے وہی قائم و منتظر ہیں جنکے ظہور کے بعد دنیا میں عدل و انصاف کا پرچم لہرائے گا اور باطل نیست و نابود ہو جائے گا

مشہور سنی عالم علامہ ابن حجر مکی نے یوں بیان کیا ہے : امام عصر کی عمر مبارک آپکے والد امام حسن عسکری - کے انتقال کے وقت پانچ سال تھی لیکن اس عمر میں خدا وند متعال نے حضرت کو کمال، علم اور حکمت کا سرچشمہ بنا دیا تھا آپکا نام قائم اور منتظر بھی ہے آپ پوشیدہ ہو گئے اور معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں تشریف لے گئے شیعوں کے قول کے مطابق آپ ہی مہدی موعود (عج) ہیں - (1)

علامہ محمد ابن طلحہ شافعی نے لکھا ہے : حضرت امام حسن عسکری (ع) کے خدا داد شرف کے لئے یہ بات کافی ہے کہ خدا وند عالم نے امام مہدی (عج) کو انکے نسب میں رکھا اور انکے صلب سے پیدا کر کے انکی اولاد میں سے قرار دیا - (2)

علامہ ابن خلقان نے لکھا ہے کہ: شیعوں کے اعتقاد کے مطابق آپ ہی بارہ اماموں میں سے بارہویں بزرگ ہیں اور آپ ہی حجت کے لقب سے مشہور ہیں شیعہ حضرات انکے ظہور کے منتظر ہیں - (3)

علامہ سبط ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ: آپ کی کنیت ابو عبدالله و ابوالقاسم ہے اور آپ کے القاب الخلف الحجة ، صاحب الزمان ، القائم المنتظر اور الباقي ہیں - (4)

علامہ قطب ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی بیان کرتے ہیں کہ: امام مہدی آخر الزمان حضرت امام حسن عسکری کے فرزند ہیں جو کہ پندرہ شعبان المعظم ۲۵۵ھ میں متولد ہوئے اور وہ قائم رہینگے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرینگے - (5)

علامہ شیخ سلیمان قندوزی نے لکھا ہے کہ: شیخ محدث فقیہ ابو عبد الله محمد ابن یوسف ابن محمد کنجی شافعی اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان میں بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی (عج) خلف امام حسن عسکری اپنے زمانہ غیبت سے اب تک زندہ اور موجود ہیں - (6)

علامہ ابن صبا غ ما لکی نے لکھا ہے کہ: گیارہویں امام کے سوائے ایک فرزند محمد الحجة المہدی کے اور کوئی فرزند نہیں تھا حضرت اپنے پدر بزرگوار کی رحلت کے وقت پانچ برس کے تھے اور خدا وند متعال نے آپکو حکمت کا معدن قرار دیا تھا آپ حضرت یحییٰ - پیغمبر کی طرح عہد طفلی ہی میں درجہ امامت پر فائز ہوئے حضرت عیسیٰ - کی طرح ہیں جنہوں نے بچپن میں گہوارہ کے اندر مقام نبوت کو حاصل کر لیا تھا، وضاحت کے ساتھ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ تمام پیغمبروں اور پیشواؤں اور بالخصوص پیغمبر اسلام ﷺ نے صاحب السیف القائم اور العبد الصالح فرما کر آپکی توصیف فرمائی ہے - (7)

شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی: نے امام علی بن ابی طالب کے اس کلام کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ آنحضرت - جو یہ فرمایا ہے: (بنا یختم لا بکم) یہ قول امام مہدی (عج) کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں ظہور کریں گے - اور اکثر محدثوں اور بزرگوں کا نظریہ ہے کہ وہ اولاد جناب فاطمہ زہرا میں سے ہیں اور اسے معتزلہ اور اسکے پیروکاروں نے بھی قبول کیا اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور اسے صریحاً بیان بھی کیا ہے اور ہمارے اساتید اور بزرگوں نے بھی اسے قبول کیا ہے - (8)

سچ تو یہ ہے کہ خالق ارض و سما نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس کائنات کو اپنی حجت یعنی امام و خلیفہ سے خالی نہیں رکھا ہے کیوں کہ اگر ایسا ہو گیا تو دنیا کا نظام درہم و برہم ہو جائیگا جیسا کہ اس بات کی وضاحت امام جعفر صادق (ع) کی یہ حدیث کر رہی ہے کہ :

لَوْ بَقِيَتْ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَا خَتْ.

اگر زمین حجت خدا سے خالی ہو گئی تو فنا ہو جائیگی - (9)

اسکے علاوہ خود امام زمانہ ایک توفیق میں فرماتے ہیں کہ :

إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا مَظَاهِرَ أَوْ أَمَامِعُمُوراً

آپ (عج) نے فرمایا : زمین کبھی بھی حجت خدا سے نہ خالی تھی اور نہ رہے گی چاہے اسکی حجت ظاہر ہو یا پنہان (10)

یا امام جعفر صادق - کی اس حدیث کو ملاحظہ کریں جسمیں آپ - نے اور واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ہمارے شیعہ: اہل رکوع و سجد اور سعی کرنے والے ہیں ان کے اندر امانت داری اور وفاداری پائی جاتی ہے وہ ایسے زاہد اور عابد ہیں کہ شبانہ روز میں ۵۱ رکعت نماز ادا کرتے ہیں اور راتوں کو بیدار اور دنوں کو روزہ رکھنے والے بیننیز اپنے اموال سے زکات ادا کرنے والے ہیں ، ساتھ ہی ساتھ وہ سب خانہ خدا کا حج اور حرام خدا سے اجتناب کرنے والے ہیں۔ (23)

دوسری جگہ آپ نے فرمایا: اگر کوئی صرف زبانی دعویٰ کرے کہ ہم ہی اہل بیت کے حقیقی شیعہ ہیں لیکن عمل کے میدان میں ہمارے فرمان کی مخالفت کر رہا ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے گویا امام - یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ! ہمارے اصل شیعہ وہ ہیں جو زبانی دعویٰ کے ساتھ ساتھ ہمارے نقش قدم پر چل رہے ہوں۔ (24)

نور کی ولادت

آسمان ولایت کا آخری سورج شہر سامرا کے اس وحشتناک ماحول میں جاسوسوں اور حکومت عباسی کے چاہلوسوں کی آنکھوں سے دور صبح جمعہ ۲۵۵ھ کو امام حسن عسکری - کے گھر میں طلوع ہوا (25) اس نے اپنی ولادت کے چند لمحہ بعد خدا کی و حدانیت اور محمدؐ کی نبوت کی گواہی دی اور ساتویں دن اپنے والد کی آغوش میں اس آیت شریفہ کی تلاوت کی:

(وَأَنْزَلْنَا نُورًا تَمُنُّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ ظُلُمَاتٍ) (26)

پیغمبر کی وصیت و بشارت اور احادیث کے مطابق انکا نام (محمد (عج) رکھا گیا تاکہ صرف چہرہ پر نور ہی سے ہی نہیں جو رسول اللہ سے سب سے زیادہ شبابت رکھتا ہے بلکہ نام اور کردار سے بھی آخری پیغمبر الہیؐ کی یاد باقی رہے اور تمام جہات سے اپنے جد خاتم النبیین کا آئینہ ہو۔ اسی وجہ سے آپ کی کنیت بھی ابوالقاسم رکھی گئی اگرچہ بعض دوسری مناسبتوں کی وجہ سے آپ کی کنیت ابو جعفر ، ابو عبد اللہ، اور ابوصالح ہے۔

امام زمانہ کے مشہور ترین القاب مہدی، قائم، منتظر صاحب العصر، صاحب الامر، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، حجة اللہ، منصور، خلف الصالح، موعود، ہیں جو کہ حدیث، دعا اور تاریخ کی کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں۔

آپ کے فضیلت مآب پدر گرامی -

امام عصر کے والد ماجد حضرت ابو محمد امام حسن عسکری - بینجنہوں نے اپنی بابرکت زندگی کی دو دہائیوں میں سوائے تلخی اور سختی کے کچھ نہیں دیکھا اور حکومت عباسی کے خلاف آشکاریا مخفی طریقہ سے جہاد کرنے کے باعث ہمیشہ قید یا سخت پھرے میں رہے۔

آپ - کی با عزت عمر کے تیسویں سال میں آپ کے اپنے پہلے اور آخری فرزند کی ولادت ہوئی اس وقت آپ نے خدا کے حتمی وعدے کو پورا ہوتے دیکھ کر شادمانی کے عالم میں اپنے اصحاب سے یونفرمایا: ستمگروں نے سوچا تھا کہ مجھے قتل کر دیں تاکہ یہ نسل منقطع ہو جائے، لیکن انہوں نے قدرت خدا کو کیا پایا۔ (27)

امام مہدی (عج) کی ولادت کے بعد امام حسن عسکری کی زندگی کیحساس ترین دور کا آغاز ہو گیا آپ نے تمام سختیوں اور جاسوسوں کے دباؤ کے باوجود نہایت عقلمندی کے ساتھ بہترین راستے کے ذریعے اور اپنے امانت دار اصحاب کی مدد سے تمام شیعہ اہل بیت کو حضرت قائم (عج) کی ولادت سے باخبر کیا اور مختلف مناسبتوں میں امام کے چہرہ انور کو پہنچوایا۔

امام زمانہ (عج) کی والدہ گرامی

امام زمانہ کی والدہ گرامی روم کے دو عظیم اور معروف خاندان سے تھیں آپ قیصر روم کے بیٹے (یشوع) کی صاحبزادی تھیں اور آپکی والدہ بھی حضرت عیسیٰ کے وصی حضرت شمعون کی اولاد میں سے تھیں۔

آپ کی امام حسن عسکری - سے شادی ایک حیرت انگیز واقعہ ہے جب قیصر کے خاندان کی ایک بزرگ شخصیت کے بیٹے سے آپکی شادی کے مراسم انجام نہ پاسکے تو آپ نے پیغمبرؐ کو خواب میں دیکھا اور اسلام قبول کرنے کا اقتضار حاصل کیا اور ایک جنگ میں رومی اسیروں کے ساتھ آپ عباسی حکومت کے مرکز بغداد پہنچیں وہاں امام ہادی کے حکم سے آپ بشر بن سلیمان کے ذریعے خریدی گئیں اور پھر امام بیک کے گھر میں آپ کے فرزند ارجمند امام حسن عسکری - کے ساتھ آپکا نکاح ہوا۔

آپکا نام نرجس، سوسن، ریحانہ، اور صقیل، ذکر کیا گیا ہے (28) عفت، ایمان، پاکیزگی، نیک اخلاق، اور حسن رفتار کی

ایسی مالک تھیں کہ "حکیمہ خاتون" امام کی بیٹی، امام کی بہن اور امام کی پھوپھی ہونے کے باوجود آپ کا احترام کرتی تھیں۔

امام ہادی نے ہمیشہ انہیں اچھے القاب سے یاد کیا۔ اس سے بڑھ کر امام علی - امام صادق، اور امام محمد تقی نے آپکو خیرۃ الامای (کنیزوں میں سے چنی ہوئی) اور سیدۃ الامای (کنیزوں کی سردار) سے یاد کیا ہے۔ امام زمانہ کی والدہ پر حمل کے دوران کسی قسم کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ فقط آخری شب تھی کہ امام حسن عسکری نے حضرت حکیمہ سے درخواست کی "اے پھوپھی جان! آج ہمارے یہاں ٹھہرائیے کیونکہ خدائے عزّ وجلّ آج رات آپ کو اپنے ولی اور حجت کی ولادت کے ذریعے شاد فرمائے گا" اس طرح ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ میں امام زمانہ (عج) کی ولادت ہوئی۔ (29)

(1) صواعق محرقہ ص ۱۲۴ نقل از تاریخ انمہ

(2) مطالب السنول ص ۲۲۹

(3) دفيات الاعيان جلد ۲ ص ۴۵۱

(4) تذكرة الخواص ص ۲۰۴

(5) الجوابر جلد ۲ ص ۲۲۸

(6) ينابيع المودة ص ۳۹۳

(7) الفصول المهمّة صفحہ ۲۹۱

(8) حضرت مہدی (عج) از ظہورتا پیروزی ص ۱۰۹

(9) اصول کافی جلد ۱ ص ۱۷۹

(10) کمال الدین جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ حدیث ۴۲ و شرح چہل حدیث از امام مہدی صفحہ ۱۵

(11) الغیبة طوسی ص ۱۸۲

(12) کافی ج ۱/۵۳۳، ۵۳۴ اور صحیح مسلم حدیث اثنا عشر خلیفہ میں ملاحظہ ہو۔

(13) بحار الانوار ج ۷ ص ۳۰۸

(14) غیبت نعمانی ص ۲۱۹ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۶۶

(15) مستدرک الوسائل ج ۶، ص ۵۷۸ و کمال الدین

(16) مواظ امام جعفر صادق - بہ نعمان ... " افضل الاعمال انتظار الفرج من الله " بحار ۲۰۸/۷۵، كشف الغمہ ۲۰۷/۲

(17) بحار الانوار ج ۲۵، ص ۱۵۷

(18) الغیبة شیخ طوسی صفحہ ۲۷۱ حدیث ۲۳۶ و سائل الشیعة ج ۴ ص ۲۰۱ و شرح چہل حدیث از امام مہدی ص ۲۳ ح ۹

(19) الغیبة طوسی ص ۲۴۲ ح ۱۵ و شرح چہل حدیث از امام مہدی

(20) کمال الدین ص ۴۸۴ ح ۳ و شرح چہل

(21) نہج البلاغہ قصار ۶۹

(22) اصول کافی ج ۲ ص ۳۷

(23) و سائل الشیعة جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۷ و شرح چہل حدیث از امام مہدی صفحہ ۹۳

(24) و سائل الشیعة ج ۱۵، ص ۲۴۷ و شرح چہل حدیث از امام مہدی صفحہ ۹۳ و کمال الدین ص ۴۸۴

(25) بحار الانوار ج ۵۱، ص ۳ و ۴

(26) سورة قصص آیه ۵

(27) بحار الانوار ج ۵۱ ص ۴

(28) منتخب الاثر ص ۳۲۰

(29) منتخب الاثر ص ۳۲۳ (امام زمان (عج) کی والدہ کا انتقال ۲۵۸ھ میں ہو)

وصال امام زمان (عج)

آغاز امامت

گیارہویں امام اٹھائیس سال کی عمر میں ظالم اور ستمگر عباسی خلیفہ معتمد کے زہر ہلاہل سے درجہ شہادت پہ فائز ہوئے

۔ اسوقت امام مہدی (عج) پانچ سال کے تھے۔ (1)

کم سنی میں حضرت مہدی (عج) کی امامت کا آغاز، اعجاز الہی اور قدرت خدا کا ایک روشن نمونہ ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور تاریخ میں اس کی روشن مثالیں موجود ہیں جو سب کے لیے قابل قبول بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم حضرت یحییٰ (ع) کے بارے میں فرماتا ہے (وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا) ہم نے بچپن میں انہیں نبوت اور حاکمیت عطا کی۔ (2) اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں آپ کے گہوارہ میں تکلم کو نقل کرتا ہے: (قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا) (کہا میں خدا کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے پیغمبر بنایا ہے۔) (3)

غیبت صغریٰ

وہ دلیلیں جو اس بات کا سبب بنیں کہ امام زمانہ - کی ولادت دشمنوں اور مخالفوں سے مخفی رہے، وہی آپ کی غیبت کا بھی سبب بنیں۔ امام زمانہ (عج) کو روایات میں حضرت موسیٰ سے تشبیہ دی گئی ہے (4) جس طرح سے فرعون انہیں ختم کرنے کے لیے اس زمانہ کی تمام حاملہ عورتوں کو اور شیرخوار بچوں کو قتل کر رہا تھا اور سارے نو مولود لڑکوں کو ذبح کر دیتا تھا اسی طرح عباسی حکمران اپنی حکومت کو بچانے کے لیے اور آخری وصی کے پیدا نہ ہونے کے لیے (کہ جو سارے ستمگروں اور خطاکاروں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیتا) ہر قسم کا قدم اٹھانے کے لئے تیار تھے۔ حضرت مہدی نے ۲۶۰ھ میں اپنے کمرے سے باہر آکر اپنے چچا (جعفر کذاب) کو ہٹا کر اپنے والد ماجد کی نماز جنازہ پڑھائی (5) اور اس طرح اپنی امامت کا اعلان کیا اس عمل سے حکومت عباسی سرگرم ہو گئی اور آپ کو شہید کرنے کے لیے کمر بستہ ہو گئی۔ خداوند عالم نے اپنی قدرت مطلقہ کے ذریعے آغاز امامت سے اپنی آخری حجت کو غیبت کے پردوں میں چھپا دیا تاکہ اسے قتل ہونے سے بچالے (وَ يُرِيدُنَّ لِيُطْفَئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) (وہ چاہتے ہیں نور خدا کو اپنے منہ سے پھونک کر خاموش کر دیں حالانکہ خداوند عالم اپنے نور کو کامل کریگا اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔) (6)

سرداب کی داستان

سامرا میں امام علی نقی (ع) اور امام حسن عسکری - کی مقدس بارگاہ کے جوار میں ایک تہ خانہ ہے جو سرداب مقدس کے نام سے مشہور ہے اس سرداب مقدس کو تین امام ہادی امام حسن عسکری اور امام زمانہ کے نماز پڑھنے کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے لیکن افسوس، بعض مصنفین اور اہل سنت کے مورخین نے امام زمانہ (عج) کی وہاں سے غیبت کی جھوٹی داستان کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور شیعوں پر الزام لگایا کہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ امام زمانہ سرداب سے ظہور کریں گے اس طرح وہ سب شیعوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان پر اعتراض کرتے ہیں (7)

اس بے احترامی کے جواب میں شیعہ علماء نے بھی استدلال اور تحقیق کے ساتھ اس بات کا انکار کیا ہے ہم یہاں پر صرف علامہ امینی کے جواب پر اکتفا کریں گے آپ اپنی کتاب "الغدیر" میں فرماتے ہیں: "... اور سرداب کی تہمت ایک قبیح تہمت ہے... " شیعہ اصلاً اس بات کے معتقد نہیں ہیں کہ امام زمانہ نے سرداب میں غیبت اختیار کی اور نہ ہی شیعوں نے امام (عج) کو غیبت میں بھیجا ہے اور نہ ہی وہ اس بات کے معتقد ہیں کہ امام معصوم سرداب سے ظہور کریں گے بلکہ روایات کی بنا پر سے شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت مکہ معظمہ میں کعبہ سے ظہور فرمائیں گے اس سلسلے میں کوئی بھی شیعہ سرداب سے ظہور کا قائل نہیں ہے کاش کہ سرداب کے قصہ کو گڑھنے والے سبھی لوگ اس فاحش جھوٹ سے متعلق ایک نظریہ پر متحد ہوجاتے تا کہ جھوٹ پکڑے جانے پر انکی رسوائی نہ ہوتی اور ایسا نہ ہوتا کہ ان میں سے ایک سرداب کو حلقہ میں بتائے دوسرا بغداد میں کوئی اور سامرا میں حتیٰ ان میں سے کوئی لا علمی کا اظہار کرے۔ (8)

نوآب خاص

غیبت صغریٰ کی کل مدت ۶۹ سال ہے جو ۳۲۹ ہجری تک جاری رہی (9) حضرت مہدی (عج) اگرچہ تمام دشمنوں کی نظروں سے مخفی تھے، لیکن آپ کے اصحاب میں چار افراد ایسے تھے جو ہمیشہ آپ سے رابطہ رکھتے تھے اور لوگوں کے سوالات اور انکی مشکلات کے جواب امام زمانہ سے دریافت کرنے کے بعد لوگوں تک پہنچاتے تھے۔

۱) جناب عثمان بن سعید عمری: آپ گیارہ سال کی عمر سے امام علی نقی - کی خدمت میں تھے بعد میں آپ نے لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے روغن فروشی کا شغل اختیار کیا اور اس طرح حکومت متوکل کے اس گھٹن والے دور میں حاکم کے جاسوسوں کی نگاہوں سے بچ کر شیعوں تک معارف الہی پہنچانے کی ذمہ داری لے لی آپ پہلے ہی سے دو اماموں کے وکیل اور نائب تھے اور امام مہدی (عج) کے بھی نائب اول منتخب ہوئے۔ ۳۰۰ھ میں آپکا انتقال ہوا اور آپ بغداد میں دفن ہوئے۔ (10)

۲) جناب محمد بن عثمان عمری: والد کے انتقال کے بعد آپکو امام زمانہ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا آپ نے فقہ و حدیث میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ بارہا امام زمانہ نے آپ کی تائید فرمائی ہے۔ حضرت مہدی (عج) آپکے بارے میں فرماتے ہیں (اِنَّهُ يَفْتِي وَ كِتَابُهُ كِتَابِي (11)) وہ ہماری طرف سے مورد اطمینان ہے اور انکے مکتوبات میرے مکتوبات ہیں۔ اواخر جمادی الاول ۳۰۵ھ مینا پ نے اس دارفانی سے رحلت فرمائی۔

۳) جناب حسین ابن روح نو بختی: جناب محمد بن عثمان نے اپنے انتقال سے چند دن قبل امام زمانہ (عج) کے حکم سے آپکو سفیر اور نائب بنایا اہل علم حضرات کے درمیان آپ صاحب مقام منزلت پر فائز تھے آپ فضیلت و تقوا میں مشہور تھے آپ کے مناظرات آپکے کثرت علم پر دلالت کرتے ہیں آپکا ارادہ اسقدر مستحکم اور مصمم ہوتا کہ آپکے ہم عصر علماء کا کہنا تھا کہ اگر دشمن انکے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں تب بھی وہ انہیں امام زمانہ کا پتہ نہیں بتائیں گے۔ (12) آپ اگیس سال تک نیابت کے عظیم عہدہ پر فائز رہے اور ۳۲۶ھ مینا پ نے رحلت فرمائی آپکی قبر مطہر بغداد میں ہے۔ (13)

۴) جناب علی ابن محمد سیمری: آپکی عظمت اور مقام کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس زمانے کے عظیم عالم دین جناب محمد بن یعقوب کلینی اپنے علم، تقوا اور اصول کافی جیسی بے نظیر کتاب کے باوجود اس مقام تک نہ پہنچ سکے اور یہ افتخار صرف آپکو حاصل ہوا کہ آپکی وفات سے چھ دن پہلے امام زمانہ (عج) نے ایک خط میں آپکے انتقال کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور مسلمانوں کو غیبت کبریٰ کے آغاز کی اطلاع دی تھی (14) پندرہ شعبان ۳۲۹ھ مینا پ نے وفات پائی۔ (15)

غیبت کبریٰ

۶۹ سالہ غیبت صغریٰ آنحضرت کی غیبت کبریٰ کے لیے ایک مقدمہ تھی۔ ایک چھوٹی مدت کی غیبت اس لیے تھی تا کہ لوگ طولانی غیبت کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ غیبت کبریٰ کو اب تک گیارہ صدیاں گذر چکی ہیں اس غیبت اور غیبت صغریٰ کے درمیان کئی اعتبار سے فرق ہے:

۱) اسکا زمانہ اُسکے زمانے سے کافی طولانی ہے۔
 ۲) کوئی بھی فقیہ امام (عج) کا نائب خاص نہیں ہے۔
 ۳) فقیہ جامع الشرائط جنکی خصوصیات کو امام صادق، امام عسکری اور امام زمانہ نے اپنی احادیث میں بیان فرمایا ہے (16) زمانہ غیبت میں امام زمانہ (عج) کے نائب عام اور والی حکومت اسلامی کے عہدہ دار ہیں۔ انہی کے کاندھوں پر اسلام اور مسلمین کی طرف سے دفاع کرنے، الہی حدود و احکام کو جاری کرنے اور مسلمانوں کے تمام معاشرتی اور اقتصادی امور کی عالمی رہبری کی ذمہ داری ہے۔
 ۴) اس غیبت کا اختتام تب ہوگا جب لوگوں کے اندر ایک عالمی حکومت کی تشکیل کے لیے زمینہ فراہم کرنے کی آمادگی پیدا ہو جائے گی۔

۵) غیبت کبریٰ کی مدت کو خدا وند عالم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور کسی بھی حدیث میں اس کی مدت کو بیان نہیں کیا گیا ہے اس طرح روایت کے مطابق ظہور کے وقت کو معین کرنے والا شخص جھوٹا ہے۔ (17)

غیبت کی بعض حکمتیں

امام امانہ (عج) کی غیبت خدا وند کریم کے حکیمانہ ارادہ پر منحصر ہے اور نظام ہستی کے اسرار میں سے ہے (18) لیکن اسکے ساتھ ساتھ بعض احادیث میں حکمت غیبت کا ذکر ہوا ہے جنہیں ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں۔
 ۱) سنت الہی: امام صادق (ع) فرماتے ہیں " وہ سنئیں جو پیغمبروں کی غیبت کے لیے وارد ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام ہمارے قائم اہل بیت کے لیے وجود میں آئیں گی" (19)
 ۲) امام (عج) کی جان کا تحفظ: امام صادق (ع) ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں " انہیں اپنے قتل ہونے کا خوف ہے"۔ (20)

۳) لوگوں کی آزمائش: پیغمبرؐ فرماتے ہیں: " مہدی (عج) کی غیبت کے زمانے میں صرف ان افراد کا اعتقاد ثابت اور مستحکم ہوگا جنکے دلوں کا امتحان خداوند عالم نے لیا ہو۔" (21)

۴) لوگوں کے گناہ اور انکا تیار نہ ہونا: " امام زمانہ (عج) نے خود کو اس سورج سے تشبیہ دیتے دی ہے جسے بادلوں نے گھیر رکھا ہو " (22) جب وجود امام زمانہ کی خاصیت سورج کی طرح روشنی پہنچانا اور فیض عطا کرنا ہے تو وہ بادل

جس نے اس خورشید کو گھیر رکھا ہے لوگوں کے گناہ اور ناقدری کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے۔

خصوصیات غیبیت

معصومین کی احادیث میں اس سلسلے میں وضاحت کی گئی ہے کہ امام زمانہ کی غیبیت کیسی ہے اور اس کی کیا خصوصیتیں ہیں ملاحظہ ہوں !

- ۱) آپ کی مثال اس سورج کی ہے جسے بادلوں نے ڈھانپ رکھا ہو "كَمَا عَنقُوعُونَ بِالسَّمْسِ إِذَا سَتَرَهَا سَحَابٌ" (23)
- ۲) لوگ آپ (عج) کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں: "يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخَلْقِ حِجَابًا يَرَوْنَهُ وَلَا يَعْرِفُونَهُ" (24)
- ۳) آپ ہر سال مراسم حج میں شریک ہوتے ہیں عرفات میں تشریف لاتے ہیں اور مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں: "وَإِنَّهُ لِيُخَضِّرَ الْمَوْسِمَ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَيَقِفُ بِعَرَفَةَ فَيُؤَيِّمُ مَنْ عَلَى دُعَائِ الْمُؤْمِنِ" (25)
- ۴) اگر چہ آپ (عج) کا نازنین پیکر لوگوں کی نظروں سے غائب ہے لیکن آپ کی یاد اُنکے دلوں سے نہیں جاتی ہے: "إِنَّ غَائِبَ عَنِ النَّاسِ شَخْصُهُ فِي حَالِ هُدْنَةٍ لَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ مَثْبُوتٌ عَلَيْهِ" (26)
- ۵) بہت سے چاہنے والوں نے آپ کی زیارت کرنے کی توفیق حاصل کی ہے۔ (27)
- ۶) آپ کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے اکثر صحرا اور نامعلوم شہر کے اطراف میں زندگی گزارتے ہیں۔
- ۷) آپ ظالموں سے دور تمام لوگوں کی طرح نا معلوم طریقہ سے کسی خاص جگہ میں رہتے ہیں۔ اور لوگوں ہی کی طرح غذا لباس اور آرام کی ضرورت آپ کو بھی ہوتی ہے۔
- ۸) آپ لوگوں کی مجلس میں شرکت کرتے ہیں اُنکے فرش عزا پر قدم رنجہ فرماتے ہیں اُنکے کوچہ و بازار سے گذرتے ہیں۔

۹) حکمت الہی یہ ہے کہ اگر امام زمانہ کسی جگہ حاضر ہوں تو آپ کا جسم اطہر لوگ نہ دیکھ سکیں۔ امام رضا (ع) فرماتے ہیں "لَا يَرَى جِسْمُهُ" (28) اور امام صادق فرماتے ہیں "يَغِيبُ عَنْكُمْ شَخْصُهُ" لیکن کبھی حکمت الہی اس میں ہوتی ہے کہ دیکھا جائے لیکن پہچانا نہ جاسکے محمد بن عثمان عمری فرماتے ہیں: "يَرَى النَّاسَ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَرَوْنَهُ وَلَا يَعْرِفُونَهُ" (29)۔

اخلاقی فضیلتیں

چونکہ امام زمانہ تمام عظیم الشان پیغمبروں اور اولیاء الہی کے وارث ہیں لہذا آپ (عج) تمام انبیاء و اولیاء کے صفات جمال و کمال کا گلدستہ ہیں آپ (عج) پیغمبرؐ کے اوصاف و کمالات کی تجلی گاہ ہیں تو امیر المومنین - کی حیرت انگیز خصوصیات کا آئینہ اور جناب فاطمہ زہرا اور اُنکے معصوم فرزندوں کے فضائل و مکارم کا "پرتو" ہیں۔

بعض ان خصوصیات کی طرف اشارہ کرنا ہمارے دلوں کے نور میں اضافہ کرے گا:

- ۱) (وسیع علم: امیر المومنین - آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "هُوَ أَكْثَرُكُمْ عِلْمًا" وہ تم میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے (30) امام باقر فرماتے ہیں: خداوند کریم کی کتاب کا علم اور اسکے پیغمبرؐ کی سنت ہمارے مہدی کے دل میں اسی طرح رشد کرے گی جس طرح سے سبزہ بہترین شکل میں زمین سے اُگتا ہے - پس جس نے بھی آپ کو دیکھا وہ اس طرح سے کہے سلام ہو آپ پر اے اہل بیت رحمت و نبوت اور اے مخزن علم اور جایگاہ رسالت! (31)
- ۲) (زہد، اور دنیا سے بے رغبتی: امام رض (عج) آپ کے بارے میں فرماتے ہیں "وَمَا لِبَاسُ الْقَائِمِ إِلَّا الْعَلِيظُ وَ مَا طَعَامُهُ إِلَّا الْجَسْبُ" ہمارے قائم کا لباس کچھ نہیں سوائے کھردرے کپڑے کے اور ان کی غذا کچھ نہیں سوائے سوکھے کھانے کے۔ (32)
- ۳) (لوگوں کے درمیان عدالت پھیلانا: امام باقر (عج) حضرت مہدی کے لیے ارشاد فرماتے ہیں "يَعْدِلُ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ الْبَرِّ مِنْهُمْ وَالْفَاجِرِ" وہ لوگوں کے درمیان عدالت سے کام لیں گے چاہے وہ پرہیزگار ہوں یا بد کردار۔ (33)
- ۴) (سنت پیغمبر پر عمل: پیغمبرؐ فرماتے ہیں: "وہ مجھ سے بنان کا نام میرا نام ہے خداوند عالم مجھے اور میرے دین کو اسکے ذریعہ حفظ کریگا اور وہ میری سنت اور میرے طریقوں پر عمل کرے گا"۔ (34)
- ۵) (جود و سخاوت: پیغمبرؐ فرماتے ہیں: "ایک شخص ان کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی (عج) مجھے کچھ عطا فرمائیے! پس امام زمانہ اُسکے دامن میناتنا مال ڈالیں گے جتنا وہ اٹھا سکے"۔ (35)
- ۶) (دعا و عبادت: وہ مخصوص نمازیں اور فراوان دعائیں جو امام زمانہ کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ان دعائوں اور نمازوں کے پابند ہیں بیشک یہ سب خدا کی بندگی کی نشانی اور اس سے تقرب کا قوی ذریعہ ہیں۔

۷) شجاعت و صلابت: بیشک دنیا کے تمام مشرکوں اور مستکبروں سے آمنے سامنے کا مقابلہ کرنے اور دنیا کی طاغوتی قدرتوں کی ناک مٹی میں رگڑنے کے لینے بے نظیر شجاعت اور بے بدیل صلابت کی ضرورت ہے کوئی ایسا ہونا چاہیے جو امام حسین - کی طرح جنگ کا مرد میدان ہو حضرت علی - کی طرح اسکی پشت پر زرہ ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی طرح جنگ میں جہاں اپنے عزم مستحکم سے کفر کو پیٹھ دکھا نے پر مجبور کر دے۔

۸) صبر و تحمل: ہر انسان کے صبر و استقامت کا اندازہ اسکی مصیبتیں اور مشکلات دیکھ کر کیا جاتا ہے یقیناً امام زمانہ کی مصیبت و بلا اتنی صدیوں سے جاری ہے کہ ہرگز کسی بھی دوسرے انسان کے لئے قابل قیاس نہیں ہے کیونکہ صرف کثرت بلا اور طول زمان ہی سب سے بڑی مصیبت نہیں ہے جو عظیم صبر و تحمل چاہتی ہے بلکہ انسانوں کی ذمہ داری بھی صبر و تحمل کا مطالبہ ہے حضرت مہدی (عج) زمانے کے امام، تمام مومنین کے والی، دونوں عالم کی حجت اور دنیا بھر کے شیعوں کے باپ اور سرپرست ہیں۔

.....

- (1) زندگانی امام حسن عسکری (عج) و ارشاد ص ۳۸۳
- (2) سورہ مریم آیہ ۱۲
- (3) سورہ مریم آیہ ۳۰
- (4) منتخب الاثر ص ۳۰۱
- (5) ینابیع المودہ ص ۴۶۱، کمال الدین (بعض کتابوں میں ذکر ہوا ہے کہ ابو عینی بن متوکل نے بھی معتمد عباسی کے حکم سے امام (عج) کی نماز جنازہ پڑھائی۔
- (6) سورہ صف آیہ ۸
- (7) اعتراض کرنے والوں میں سویدی، ابن حجر، ابن تیمیہ، اور عبد اللہ فصیمی شامل ہیں تفصیلات کے لئے حیات الامام المہدی (عج) قرشی مراجعہ کیا جائے۔
- (8) الغدیر ج ۳، ص ۳۰۹
- (9) منتخب الاثر ص ۳۵۸
- (10) حیات الامام المہدی (عج) قرشی، ص ۱۲۳-۱۲۱، بحار الانوار ج ۵۱، ص ۳۴۴
- (11) تنقیح المقال ج ۳، ص ۱۴۹
- (12) مرآة المعارف ج ۱/۲۵
- (13) منتخب الاثر ص ۳۹۳
- (14) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۳۶۱
- (15) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۳۶۰
- (16) وسائل الشیعہ کتاب القضاء، ولایت فقیہ اور کتاب البیع امام خمینی مراجع کریں
- (17) منتخب الاثر ص ۴۰۰
- (18) کمال الدین ج ۲/ص ۴۸۲
- (19) کمال الدین ج ۲/ص ۳۴۵
- (20) کمال الدین ج ۲/ص ۴۸۱، " یخاف علی نفسه الذبح "
- (21) منتخب الاثر ص ۱۰۱
- (22) احتجاج ص ۲۶۲، بحار الانوار ج ۵۲، ص ۹۲
- (23) ینابیع المودہ ص ۴۷۷
- (24) کمال الدین ج ۲/ص ۳۵۱
- (25) منتخب الاثر ص ۲۷۷
- (26) منتخب الاثر ص ۲۷۲
- (27) بحار الانوار، نجم الثاقب، جنة المأوی، دار السلام و عبقری الحسان میں ایسے واقعات نقل ہوئے ہیں۔
- (28) بحار الانوار ج ۵۱، ص ۳۳
- (29) بحار الانوار ج ۵۱، ص ۳۲
- (30) غیبت نعمانی، منتخب الاثر ص ۳۰۹
- (31) کمال الدین، منتخب الاثر ص ۳۰۹
- (32) غیبت نعمانی، منتخب الاثر ص ۳۰۷
- (33) منتخب الاثر ص ۳۱۰
- (34) منتخب الاثر و غیبت نعمانی
- (35) کنز العمال ج ۶/ص ۳۹، ینابیع المودہ ص ۴۳۱

وصال امام زمان (عج)

طولانی عمر

ولادت امام زمانہ کو اب تک ۱۷۰ سال گذر چکے ہیں اور یہ طولانی عمر ممکن ہے دسیوں سیکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک چلتی رہے۔ اسکے باوجود یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کیونکہ :

۱) وہ خدائے عظیم جس نے انسان کو عدم سے خلق کیا اور ہر چیز کی ایجاد اور اسکی بقاء صرف اس پر منحصر ہے :
(إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) (1) وہ قدرت رکھتا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو چند ہزار سال تک زندہ رکھے۔

قرآن مجید میں حضرت یونس کے بارے میں آیا ہے کہ اگر وہ تسبیح پروردگار نہ کرتے تو خداوند عالم انہیں روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھتا۔ (2)

۲) تاریخی کتابوں میں ایسے متعدد افراد کے تذکرے ہیں جنہوں نے سیکڑوں سال تک بغیر کسی مرض اور تکلیف کے زندگی گذاری ہے تو ریت میں آیا ہے کہ "ذوالقرنین" نے تین ہزار سال تک کی عمر پائی۔ (3) قرآن کریم نے بھی حضرت نوح (ع) کی عمر کو طوفان کے آنے سے پہلے ۹۵۰ سال بتایا ہے۔ (4)

۳) عقلی اعتبار سے کسی موجود کی عمر کو کسی حد کے ذریعے محدود و معین نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ جو بھی حد معین کی جائے اُس سے زیادہ کا امکان باقی رہتا ہے مثلاً ایک شخص کی عمر اگر ممکن ہے ۱۰۰ سال، ۱۵۰ سال یا ۲۰۰ سال معین کی جائے تو اس سے زیادہ عمر بھی ممکن ہے اور یہ تدریجی سلسلہ اگر چند ہزار سال تک بھی پہنچ جائے اُسوقت بھی ناممکن نہیں کہا جا سکتا ہے۔

۴) آج کل سائنس کے ذریعے ثابت ہو گیا ہے کہ اگر انسان کے وجودی عناصر کی ضروریات مناسب مقدار میں اُس تک پہنچتی رہیں اور ہمیشہ بیماری سے روک تھام ہو تو انسانوں کی عمر مینحیرت انگیز طور پر اضافہ ہو جائیگا لہذا کوئی حرج نہیں ہے کہ امام زمانہ اپنے اُس خداداد علم کی وجہ سے عام انسانوں سے زیادہ عمر کریں۔

انتظار

آخر کار غیبت کے یہ تلخ ایام تمام ہو جائیں گے اور ظہور کا وہ جا نفازا موسم پورے خطہ ارض پر چھا جائیگا اس وقت اسلام اور توحید کا پرچم ہر طرف لہرائے گا۔ اس نکتہ نظر سے جو بھی امام زمانہ پر اعتقاد رکھتا ہے اور اس نے آپ کی ولایت پر باقی رہنے اور اطاعت کرنے کی قسم کھائی ہے وہ ہمیشہ امام کے ظہور کا منتظر رہے گا اور کبھی بھی خود کو اور معاشرہ کو ظہور کے لئے تیار کرنے میں اپنی کوشش و جد و جہد سے نہیں تھکے گا۔ حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ امام مہدی (عج) کا انتظار کرنا گویا راہ خدا میں جہاد کرنے کے برابر ہے بلکہ گویا اُس شخص کو رسول خدا کے سامنے شہادت نصیب ہوئی ہو (5) انتظار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور آنے والے کل کا انتظار کرتے رہیں بلکہ انحرافات اور بدعتوں کے خلاف اعتراض اور قیام کریں اور ایک روشن اسلامی مستقبل کے لیے زمینہ فراہم کریں۔

منتظرین کی صفات

۱) معرفت امام اور اُسکی امامت کا اعتقاد: جب تک امام زمانہ کو نہ پہچانیں اور اُنکی امامت کے معتقد نہ ہوں انتظار رہے معنی ہے اور یہ معرفت و اعتقاد، منتظروں کی خاص اور لازم صفت ہے کیونکہ یہ دونوں انتظار کے اہم رکن میں سے ہیں جیسا کہ امام سجاد - کے کلام میں پایا جاتا ہے "إِنَّ أَهْلَ زَمَانٍ غَيْبَتِهِ الْقَائِلُونَ بِإِمَامَتِهِ الْمُنْتَظِرُونَ لظُهُورِهِ أَفْضَلُ أَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ" (6) بیشک حضرت مہدی (عج) کی غیبت کے زمانے میں وہ لوگ، جو ان کی امامت کے قائل ہوں اور ظہور کی اُس لیے ان امام کے انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہوں، وہ ہر زمانے کے لوگوں سے برتر ہیں۔

۲) تقوا اور حسن سیرت: اسلام میں پرہیزگاری اور تقوا کے علاوہ کرامت و بزرگی کا کوئی بھی معیار نہیں ہے "إِنَّ

أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقِيكُمْ" (7) اور اسی طرح ایمان کی پختگی اور اُسکی قیمت حسن اخلاق اور نیک سیرت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے "أَفْضَلُكُمْ إِيْمَانًا أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا" لہذا یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی اس دائرہ سے خارج ہو تقوا اور نیک رفتاری سے بے بہرہ ہو اور اُسے انتظار کی فضیلت و کرامت حاصل ہو جائے۔ امام صادق - فرماتے ہیں "مَنْ سَرَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ وَ لِيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَ مَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ وَ هُوَ مُنْتَظَرٌ" (8) جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ قائم کے اصحاب و انصار میں سے ہو تو اُسے چاہیے کہ انتظار کرے اور ساتھ ہی ساتھ تقوا، اور حسن اخلاق کی بنیاد پر دوسروں سے خوش رفتاری کرے اس حال میں کہ اُسکی آنکھیں ظہور کی منتظر ہوں۔

۳) فرمان قبول کرنا : جو کوئی اپنے امام معصوم کا منتظر ہو اور زندگی کے تمام مراحل میں ان کی رہبری کا معتقد ہو وہ ان کی اطاعت کو واجب سمجھے گا اور زمان غیبت میں ان امام فرمان کی اطاعت کرگا اور خود کو آمادہ کرے گا تاکہ ظہور امام کے وقت آنحضرت کی بے چونچرا اطاعت کرے امام صادق - فرماتے ہیں " طُوُّ بِي لِشَيْعَةِ الْقَائِمِ الْمُنْتَظَرِينَ لِظُهُورِهِ وَالْمُطِيعِينَ لَهُ فِي ظُهُورِهِ" (9) زبے نصیب ہمارے قائم کے شیعہ کہ ان کی غیبت میں ان کا انتظار میں جیتے ہیں اور وقت ظہور ان کے مطیع ہیں۔

۴) امام (عج) کے دوستوں سے دوستی انکے دشمنوں سے دشمنی: ہر انسان کے لیے دوستی کو پرکھنے کا سب سے عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ اُسکے دوست اور دشمن کو پہچانے۔ دوست کے دشمن اور دشمن کے دوست کو کبھی دوست نہیں کہا جاتا ہے اُسی طرح سے دوست کے دوست اور دشمن کے دشمن کو بھی دشمن نہیں سمجھتے ہیں یہ بات فطری ہے کہ ہر انسان اپنے محبوب کے چاہنے والوں کا دوست اور اُسکے دشمنوں کا دشمن ہوتا ہے۔

یقیناً امام زمانہ کے منتظر بھی آپکے دوستوں کے دوست اور آپکے دشمنوں کے دشمن ہیں پیغمبر اکرم فرماتے ہیں " طُوُّ بِي لِمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَ أَهْلِ بَيْتِي وَ هُوَ يَأْتِمُّ بِهِ فِي غَيْبَتِهِ قَبْلَ قِيَامِهِ وَ لِيَتَوَلَّى أَوْلِيَاءَهُ وَ يُعَا دِيَ أَعْدَاءَهُ" (10) زبے نصیب وہ افراد جنہوں نے میرے قائم اہل بیت کو درک کیا اور ان کی غیبت کے زمانے میں قیام سے پہلے ان کی پیروی کی ان کے دوستوں کو دوست رکھا اور انکے دشمنوں کو دشمن قرار دیا۔

ظہور سے پہلے کی علامتیں

حضرت مہدی (عج) کے ظہور کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اشتباہات اور سوئے استفادہ سے روک تھام کے لیے خداوند عالم نے ظہور سے پہلے چند علامتیں مقرر فرمائیں ہیں ان علامتوں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں :

۱) قطعی علامتیں

۲) غیر قطعی علامتیں

قطعی علامتیں وہ ہیں جن کے سلسلے میں متواتر روایتیں وارد ہوئی ہیں اور اُنکے واقع ہونے کی تاکید بھی کی گئی ہے مانند خروج سفیانی اور قتل نفس زکیہ۔ (11) غیر قطعی علامتیں وہ ہیں جن کے سلسلے میں متواتر روایت نہیں پائی جاتی ہے یا معصوم کے توسط سے اُنکا حتماً واقع ہونا نہیں پایا جاتا ہے۔ مانند پانچ دفعہ چاند گہن اور پندرہ دفعہ سورج گہن۔ (12)

علامات ظہور پر ایک اجمالی نظر

بہت سی ایسی روایتیں ہیں جن میں علامات ظہور کا تذکرہ ہے جن کے مطابق امام زمانہ (عج) کا اس وقت ظہور ہو گا جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائیگی " ... كَمَا مَلَأْتُ ظُلْمًا وَ جَوْرًا " (13) امام صادق نے اپنے ایک صحابی سے علامات ظہور بیان فرمائی ہیں جنہیں مختصر طور پر بیان کر رہے ہیں:

امام زمانہ کے ظہور کی علامتیں:

* خروج دَجَال -

* نفس زکیہ کا قتل -

* سید حسنی کا خروج -

* ۱۵ / ماہ مبارک رمضان کو سورج و چاند گرہن لگنا۔

* سفیانی کا خروج -

* ندائے آسمانی -

*ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے لبریز ہو جائیگی ۔
 *اہل باطل اہل حق پر سبقت لینگے۔
 *سود خوری عام ہو جائیگی۔
 *زنا عام ہو جائیگا۔
 *چھوٹے بڑوں کی عزت نہیں کریں گے ۔
 *راہ خیر پر چلنے والوں کی تعداد کم اور راہ شر پر چلنے والوں کی تعداد زیادہ ہو جائیگی ۔
 *مگاری اور چاپلوسی زیادہ ہو جائیگی۔
 *لوگ آشکارا جوا کھلیں گے اور شراب پئیں گے۔
 *لوگوں کو قرآن کے حقائق سننا گرانگزرے گا ۔
 *اگر کوئی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والا ہوگا تو اسے لوگ نصیحت کرینگے
 کہ یہ تمہارا کام نہیں ہے !
 * مسجدوں میں لوگوں کی بھیڑ ہوگی جنکے دلوں میں ڈرہ برابر خدا کا خوف نہ ہوگا * لوگ دولت اور دولت مند افراد کے آگے سر تسلیم خم کریں گے۔
 * لوگ اپنے مال کو راہ خدا میں صرف کرنے کے بجائے راہ شر میں خرچ کرنا شرف سمجھینگے !
 * ایسے لوگ پیدا ہو جائینگے جو ایک روز گناہ کبیرہ انجام نہ دینگے تو پریشان و مضطرب رہینگے !
 * لوگوں کی مدد صورت دیکھ کر کی جائیگی۔
 * تنگ دست اور نیاز مندوں کی مدد میں سفارش چلے گی!
 * لوگوں کے نزدیک وقت نماز کی کوئی اہمیت نہ ہو گی ! (14)
 علامات ظہور کے سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ ان علامتوں میں سے کسی بھی علامت کا نہ پایا جانا اس بات کی نشانی نہیں ہوگا کہ ظہور میں تاخیر ہو سکتی ہے کیونکہ "خداوند متعال ظہور کے مقدمات کو تنہا ایک شب میں پورا کر دیگا" اور اس امر کا لازمہ یہ ہے کہ ہم ہمیشہ منتظر رہیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ آمادہ رکھیں۔

-
- (1) یس ۳۶، آیہ ۸۲
 - (2) صافات ، آیہ ۱۴۴
 - (3) منتخب الاثر ص ۲۷۶
 - (4) عنکبوت آیہ ۱۴
 - (5) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۱۲۶
 - (6) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۲۲۱، ح ۴
 - (7) سورہ حجرات آیہ ۱۳
 - (8) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۱۴۰، ح ۵۰
 - (9) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۱۵۰، ح ۷۶
 - (10) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۷۲
 - (11) منتخب الاثر ، ص ۳۹
 - (12) منتخب الاثر ، ص ۴۰
 - (13) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۳۰ (باب ۲، اسمانہ و القابہ) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۳۳ (باب ۳، النہی عن التسمیہ)
 - (14) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۵۲، ۲۵۶-۲۶۰ حدیث ۱۴۷

وصال امام زمان (عج)

ظہور

۱) امام زمانہ خانہ کعبہ کے نزدیک مسجدالحرام میں اپنے عالمی قیام کا آغاز کرینگے

۲) ۳۱۳ افراد امام زمانہ کی بیعت کے لیے خانہ کعبہ میں اکٹھا ہونگے۔

۳) حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان سے نازل ہونگے اور امام زمانہ کی اقتدا میں نماز ادا کرینگے۔

۴) امام مہدی (عج) کے انصار دنیا کے کونے کونے سے مکہ کی سمت روانہ ہونگے اور آپ کی قیادت میں عراق کی طرف کوچ کریں گے۔

۵) لشکر سفیانی "بیداء" نامی علاقہ میں زمین میں دھنس جائیگا اور اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

۶) آپ کو فہ کو اپنا دارالحکومت قرار دینگے۔ (1)

ظہور کے بعد کا منظر

امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کا زمانہ مختلف زاویوں سے روایات معصومین میں پایا جاتا ہے:

۱) (دنیا پر اسلام کی حاکمیت ہوگی: امام صادق (ع) فرماتے ہیں (جب ہمارا قائم قیام کرے گا اسوقت کوئی سرزمین باقی نہیں بچے گی مگر یہ کہ اُس جگہ سے خدا کی وحدت اور نبوت پیغمبرؐ کی ندا اُنیگی۔

۲) (حدود الٰہی کا مکمل طور پر نفاذ ہوگا: امام کاظم سورہ حدید کی ۱۷ویں آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں "یہ جو خدا نے فرمایا کہ وہ زمین کو اُسکے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریگا اِسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کو بارش کے ذریعے زندہ کریگا بلکہ خداوند عالم ایسے لوگوں کا انتخاب کریگا جو زمین کو عدالت الٰہی کے ذریعے زندہ کریں گے"۔

۳) (معارف قرانی کو زندہ کیا جائیگا: امام علی - انقلاب حضرت مہدی کی تفصیلات میں ارشاد فرماتے ہیں "ایسے زمانہ مینجب کہ لوگ قرآن کی اپنی خواہشوں کے مطابق توجیہ کریں گے وہ اُنکی فکروں کو قرآن کی طرف موڑ دیں گے اور اُنکو قرانی کے حقائق سے آشنا کریں گے پس وہ تمہیں سمجھائیں گے کہ کس طرح سے کتاب و سنت اور اسکے مفاہیم جو بھلائے جا چکے تھے اُسے دوبارہ زندہ کیا جائے"۔

۴) (ستمگروں کی نابودی اور عدالت کی برقراری: رسول خداؐ فرماتے ہیں "مہدی میرے بیٹوں میں سے ہے وہ غیبت اختیار کرے گا جس وقت ظہور کریگا زمین کو عدل و داد سے بھر دیگا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی"۔

۵) (تجدید اسلام: امام باقر - فرماتے ہیں "جو کام پیغمبر اکرم نے انجام دیئے ہیں وہ بھی انجام دینگے پچھلی بنیادوں کو ٹھیک اسی طرح ہلا دیں گے جس طرح رسول خداؐ نے جاہلیت کی بنیاد ہلا دی تھی اور اسلام کو دوبارہ از سر نو شروع کرینگے"۔

۶) (لوگوں کے درمیان علم اپنے کمال کو پہنچے گا: امام صادق (ع) فرماتے ہیں "علم ستائیس حرفوں پر مشتمل ہے اور تمام وہ معارف جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر لیکر اُنے تھے صرف دو حرف تھے جسوقت ہمارا قائم قیام کریگا بقیہ پچیس حروف کو لوگوں کے سامنے پیش کرے گا"۔

۷) (عقل رشد کرے گی: امام باقر (ع) فرماتے ہیں: "جس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا خداوند آپ کے دست مبارک کو اپنے بندوں کے سروں پہ قرار دے گا جس سے اُنکی اور اُنکی فکری رشد بھی پایہ کمال کو پہنچ جائے گی"۔

۸) (امن و آسائش ہوگی: صحف ادربس سے نقل ہوا ہے کہ "قائم آل محمدؐ کے ظہور کے زمانے میں زمین کو امن بخشا جائے گا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا اور ایک دوسرے سے ڈرنا کاملاً محو ہو جائے گا امیر المومنین - فرماتے ہیں "اُس زمانے میں ایک عورت عراق سے تنہا شام تک پیدل سفر کرے گی اور کوئی چیز اُسے ہراساں نہیں کرے گی"۔ (2)

۹) (لوگوں کے درمیان آپس میں محبت و یکجہتی ہوگی: امیر المومنین - فرماتے ہیں "لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا لَدَّ هَبَّتِ الشُّخُنَاءُ مِنْ قُلُوبِ الْعِبَادِ" اگر ہمارا قائم قیام کرے تو..... بندوں کے دلوں سے بغض و حسد، کینہ و دشمنی ختم ہو جائیں گے۔ (3)

۱۰) (زمین گناہ سے پاک ہوگی: امام صادق (ع) ظہور امام کے بعد لوگوں کا حال بیان کرتے ہیں: "وَأَلَّا يَعْصُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِمْ" زمین پر خدا کی نا فرمانی نہیں کی جائیگی۔ (4)

زمانہ غیبت میں ہمارے فرائض

ہم نے امام کے ظہور کے لئے خود کو آمادہ نہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا ہے زمانہ غیبت میں ہمارے فرائض تو یہ ہیں کہ ہمیں ہر لمحہ اپنے امام (عج) کے ظہور کی دعا کرنی چاہیے اور ہر دعا میں اللہ کو امام (عج) کا واسطہ قرار

دینا چاہئے اور امام (عج) کی جدائی پر گریہ و زاری کرنی چاہئے ، جیسا کہ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ: آپ نے فرمایا: خدا کی قسم!! تمہارا امام ایک طولانی مدت تک ضرور غیبت اختیار کریگا اور تمہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ (5) لیکن انکے لئے مومنین کی آنکھیں یقیناً اشک بار رہیں گی۔

امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا قائم آل محمدؑ کی ولادت ہو چکی ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ اگر مینان کے زمانے میں ہو تا تو ساری عمر انکی خدمت میں گزار دیتا۔ (6)

* امام زمانہ فرماتے ہیں کہ: غیبت کبری کے زمانے میں پیش آنے والے مسائل و مشکلات کے حل کے لئے ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے راویوں (فقہا) کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں جس طرح میں اللہ کی طرف سے تم پر حجت ہوں۔ (7) اس حدیث سے یہ اہم نکتہ نکلتا ہے کہ زمانہ غیبت میں تمام لوگوں پر فقہا و مجتہدین کی تقلید واجب ہے۔

* خدا کی بارگاہ میں ہر وقت یہ دعا کرنا چاہیے کہ اے اللہ اے رحمن اے رحیم اے دلوں کو دگر گون کرنے والے تو اپنے دین پر ہمیں ثابت قدم رکھ اور اپنے حجت کی معرفت عطا فرما۔

* زمانہ غیبت میں امام پر درود بھیجنا، انکی سلامتی کے لئے صدقے دینا امام علیہ السلام کی نیابت میں حج کرنا، امام علیہ السلام کے فراق اور آپکی مظلومیت پر غمگین رہنا بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔

* امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہمارے لئے رنجیدہ اور ہماری مظلومیت پہ غمگین ہو

اسکی ہر سانس تسبیح کا ثواب رکھتی ہے۔ (8)

آنحضرت کے ظہور کے ساتھ ہی اسلام کی جہانی عدالت نیز آپ کی حکومت قائم ہو گی اور تمام انسان صلح و صفائی ، برادری و برابری کے ساتھ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو زندگی بسر کریں گے جنگ و جدال ، ظلم و جور ، دروغ گوئی و فضول گوئی اور بھوک وغیرہ انسانی معاشرے سے دور ہو جائیں گے اور پورے عالم میں بس امن کا پرچم لہرائے گا اور ہر طرف حق و حقانیت کے چراغ روشن ہو نگیں اور باطل نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا اور سب کی زبان پر ایک ہی نعرہ ہو گا: (جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوق)

.....

(1) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۲۳۷

(2) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۳۱۶

(3) بحار الانوار ج ۵۲/ص ۳۱۶

(4) کافی ج ۱/ص ۳۳۳

(5) کمال الدین ج ۲/ص ۳۴۲

(6) بحار الانوار ج ۵۱/ص ۴۸

(7) کمال الدین و تمام النعمہ شیخ صدوق

(8) اصول کافی ج ۲/ص ۲۲۶

وصال امام زمان (عج)

بعض اہم دعائیں اور زیارتیں

زیارت امام عصر

ہر مومن کو چاہئے کہ اپنے امام (عج) کا شب و روز انتظار کرے اور اس زیارت کو پڑھنے کے بعد دعا کرے کہ خداوند عالم جلد پردہ غیبت اٹھا دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَطْهَرَ الْإِيمَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ زَمَانِنَا هَذَا عَجَّلَ اللَّهُ تَعَالَى فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللَّهُ مَخْرَجَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ترجمہ: اے سارے زمانے کے مالک آپ پر ہمارا سلام ہو، اے خلیفہ خدا آپ پر ہمارا سلام ہو اے جن و انس کے امام برحق آپ پر ہمارا سلام ہو، اے مطلع ایمان کے خزینہ آپ پر ہمارا سلام ہو، اے شریک قرآن آپ پر ہمارا سلام ہو، اے ہمارے امام زمانہ (عج) آپ پر ہمارا سلام ہو، خدا آپ کے ظہور میں جلدی کرے اور پردہ غیبت سے تشریف لانے کو آسان قرار دے۔ انہی میں سے ایک دعا جو "امام زمانہ سے استغاثہ" کے نام سے مشہور ہے اسے مرحوم "سید علی خان" کتاب "کلم الطیب" میں ذکر فرماتے ہیں یہ ایک استغاثہ ہے امام زمانہ کے نام جہاں کہیں بھی ہو دو رکعت نماز حمد اور دلخواہ سورے کے ساتھ ادا کریں اسکے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر زیر آسمان پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 "سَلَامُ اللَّهِ الْكَامِلِ التَّامِّ الشَّامِلِ الْعَامِّ وَ صَلَوَاتُهُ الدَّائِمَةُ وَ بَرَكَاتُهُ الْفَائِمَةُ النَّامَةُ عَلَى حُجَّةِ اللَّهِ وَ وَليِّهِ فِي أَرْضِهِ وَ بِلَادِهِ وَ خَلِيفَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ عِبَادِهِ وَ سَلَالَةِ النَّبُوَّةِ وَ بَقِيَّةِ الْعُرْسَةِ وَ الصَّفْوَةِ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَ مُطَهِّرِ الْإِيمَانِ وَ مُلَقِّنِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَ مُطَهِّرِ الْأَرْضِ وَ نَاشِرِ الْعَذْلِ فِي الطُّوْلِ وَ الْعَرْضِ وَ الْحُجَّةِ الْفَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْإِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِيِّ وَ ابْنِ الْأَيْمَةِ الطَّاهِرِينَ الْوَصِيِّ بْنِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ الْهَادِي الْمَعْصُومِ ابْنِ الْأَيْمَةِ الْهُدَاةِ الْمَعْصُومِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعَزَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُسْتَضْعَفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَلِّ الْكَافِرِينَ الْمُتَكَبِّرِينَ الظَّالِمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوَلَّيَّ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةَ نِسَائِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنَّ الْأَيْمَةِ الْحُجَّجِ الْمَعْصُومِينَ وَ الْإِمَامِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوَلَّيَّ سَلَامٌ مُخْلِصٌ لَكَ فِي الْوَلَايَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْمَهْدِيُّ قَوْلًا وَ فِعْلًا وَ أَنْتَ الَّذِي تَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا فَعَجَّلَ اللَّهُ فَرَجَكَ وَ سَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَ قَرَّبَ زَمَانَكَ وَ كَثَّرَ أَنْصَارَكَ وَ أَعْوَانَكَ وَ أَنْجَزَكَ مَا وَعَدَكَ فَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَ تُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَيْمَةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ يَا مُوَلَّيَّ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا بِنَّ رَسُولِ اللَّهِ حَاجَتِي كَذَا وَ كَذَا (كذا كذا کی جگہ حاجت بیان کریں) فَاشْفَعْ لِي فِي نَجَاحِهَا فَقَدْ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي لِعِلْمِي أَنَّ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ شَفَاعَةً مَقْبُولَةً وَ مَقَامًا مَحْمُودًا فَيَحِقُّ مَنِ اخْتَصَمْتُ بِأَمْرِهِ وَ ارْتَضَاكُمْ لِسِرِّهِ وَ بِالشَّانِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُ سَلِّ اللَّهُ تَعَالَى فِي نُجْحِ طَلِبَتِي وَ إِبَابَةِ دَعْوَتِي وَ كَشْفِ كُرْبَتِي.

پھر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ بہت جلد پوری ہوگی۔ مرحوم محدث قمی کتاب مفاتیح الجنان میں فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ رکعت اول میں سورہ حمد کے بعد سورہ (فتح) اور رکعت دوم میں سورہ حمد کے بعد (اذا جاء نصر الله) پڑھے۔

دعائے عہد

اس دعا کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے جو لوگ امام (عج) کے دیدار کے مشتاق ہیں وہ چالیس روز تک مسلسل نماز فجر کے بعد اسکی تلاوت فرمائیں۔

چالیس دنوں کی خصوصیات:

ایک بات قابل توجہ ہے کہ نہ صرف اس دعا کو پڑھنے کی تاکید چالیس روز تک ہے بلکہ بہت سے دوسرے مقامات پر ان چالیس روز کی بہت اہمیت ذکر ہوئی ہے جیسا کہ مرحوم کلینی نقل کرتے ہیں: " ما اجمل عبد ذکر الله اربعين صباحاً الا زبده في الدنيا..... وأثبت الحكمة في قلبه(1) ترجمہ: اس سے اچھا بندہ کون ہوگا جو خدا کا ذکر چالیس صبح تک کرے اور خدا اسکو زاہد قرار دے اور اسکے قلب میں حکمت راسخ فرمائے۔

علامہ مجلسی جناب قطب راوندی کی کتاب لب اللباب سے نقل کرتے ہیں کہ:

من اخلص العبادة لله اربعين صباحاً يتابع الحكمة من قلبه على لسانه(2)

ترجمہ: جو کوئی چالیس روز تک خلوص کے ساتھ خدا کی عبادت انجام دے تو حکمت کا چشمہ اسکے قلب سے پھوٹ کر زبان پر جاری ہو جائے گا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ - کے ساتھ ہوا کہ انہوں نے کتاب خدا اور احکامات الہی کے حصول کے لیے چالیس دنوں تک

کھانا پینا ترک کیا - (3)

معرفت اور عبودیت کے درجات اور منازل کو طے کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس طرح سے قدم بہ قدم بڑھے تاکہ کسی نتیجہ تک پہنچ سکے اسکے برعکس گناہوں اور معصیت کے بارے میں چالیس دنوں کا تذکرہ ہے۔
جیسا کہ امام موسیٰ کاظم - سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من اشرب الخمر لم يحتسب له صلاحاً الا اربعين يوماً" (4)

ترجمہ: جو کوئی شراب نوشی کرے تو چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہیں ہوگی۔

ان تمام روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لیے چالیس دن تک کوئی عمل انجام دینا خاص اہمیت رکھتا ہے جس طرح دعائوں کا اثر چالیس دن میں ظاہر ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کا اثر چالیس دن تک باقی رہتا ہے۔

مرحوم مجلسی نے متعدد واسطوں سے اس دعا کو اپنی کتاب بحار الانوار میں مختلف مقامات پر نقل کیا ہے۔ ان میں سید ابن طائوس کی مصباح الزائر اور محمد بن علی جبعی کی مجموعہ جباعی ہے اور اسکے علاوہ بلد الامین، مصباح کفعمی اور کتاب عتیق سے بھی اسے نقل کیا ہے (5)

اللَّهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَرَبَّ الظُّلِّ وَالْحَرُورِ
وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ. اللَّهُمَّ نَسِ لَكَ بِاسْمِكَ الْكَرِيمِ وَبُنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ
وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ سَنَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي سَرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الْأَوْلُونَ
وَالْآخِرُونَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ إِلَّا حَيُّ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.
اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْأَمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِمُرْكٍ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي
مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنْيَ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا
وَخَصَّاهُ عِلْمُهُ وَحَاطَهُ بِهِ كِتَابُهُ. اللَّهُمَّ نَسِ لَكَ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي بَدَأَ وَمَا عَشْتُ مِنْ يَأْمِي عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا حَوْلَ
عَنهُ وَلَا زَوْلَ بَدَأَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ نَصَارِهِ وَعَوَانِهِ وَالذَّابِبِينَ عَنْهُ وَالْمَسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَالْمُتَمَتِّلِينَ لِأَوَامِرِهِ
وَالْمُحَامِلِينَ عَنْهُ وَالسَّاقِفِينَ لِي رِذْوَتِهِ وَالْمُسْتَشْفِعِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اللَّهُمَّ نَسِ حَالَ بَيْتِي وَبَيْتَةَ الْمَوْتِ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَيَّ عِبَادَكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَخَرِّجْنِي مِنْ قَبْرِ مُؤْتَرَّرٍ كَفَيْتِي شَاهِرًا سَيِّفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي
مُلْتَبِيًّا دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اللَّهُمَّ رَبِّي الطَّلَعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْعُرَةَ الْحَمِيدَةَ وَالْحُكْمَ نَاطِرِي بِنَظْرَةٍ مَنِي لِيهِ وَعَجَلٌ فَرَجُهُ
وَسَهْلٌ مَخْرَجُهُ وَوَسِعٌ مَنْجَجُهُ وَاسْلُكُ بِي مَحَجَّتَهُ وَنَفْذُ مَرَّةٍ وَاشْدُدْ زُرَّهُ وَأَعْمُرِ اللَّهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَوَحْيِي بِهٖ عِبَادَكَ فَتَنُكَ قُلْتَ
وَقَوْلِكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي النَّبْرِ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ يَدِي النَّاسِ فَظَهَرَ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَأَبْنُ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى لَا يَظْفَرَ بِشَيْئٍ مِنَ الْبَاطِلِ لِأَمْرَقِهِ وَيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْرَعًا لِمَظْلُومٍ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا
يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عَطَلَ مِنْ حُكَاةِ كِتَابِكَ وَمُسْتَبِدًّا لِمَا وَرَدَ مِنْ عِلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ
اللَّهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَسِ الْمُعْتَدِينَ. اللَّهُمَّ وَسِّرْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَيْتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا
بَعْدَهُ اللَّهُمَّ اكْشِفْ بِيهِ الْعُمَّةَ عَنْ بِيهِ الْأُمَّةَ بِحُضُورِهِ عَجَلْ لَنَا ظُهُورَهُ بِنُورِهِ بَعِيدًا وَتَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ.

الْعَجَلُ الْعَجَلُ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ.

اس آخری فقرے کو اپنے دابنے زانو پر ہاتھ مار کر ۳ دفعہ پڑھے

(1) کافی ج ۲، ص ۱۲، باب اخلاص ج ۶

(2) بحار الانوار ج ۵۳، ص ۳۲۶

(3) بحار الانوار ج ۵۳، ص ۳۲۶

(4) کافی ج ۶، ص ۴۰۶

(5) بحار الانوار ج ۵۳، ص ۹۵ اور ج ۸۶، ص ۲۸۴ اور ج ۹۴، ص ۴۲ اور ج ۱۰۲، ص ۱۱۱

وصال امام زمان (عج)

- ماہ شعبان کی منا سبتیں
قال رسول الله (صلى الله عليه و آله وسلم):
شعبان شہری رحم الله من اعاننى على شہری
رسول اکرم ﷺ فرما یا :
(شعبان میرا مہینہ ہے خدارحمت کرے ہر اس شخص پر جو اس میں میری مدد کرے)
۱ شعبان : آیة الله شہرستانی کے بقول شہادت حضرت زینب -
۲ شعبان : رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور آیہ کریمہ : (یاایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام ... (کا نزول، اسی مہینے
میں رسول اکرم ﷺ کا غزوہ بنی مصطلق کے لئے خروج -
۳ شعبان : ولادت حضرت امام حسین اور امام حسین کا ۶۰ ھ میں وارد مکہ ہو نا
۴ شعبان : ولادت حضرت عباس - ، وفات علی بن محمد سمری چوتھے نائب امام زمانہ (عج) اور امام کی توقیع کا صادر ہونا
-
۵ شعبان : ایک روایت کے مطابق امام زین العابدین کی ولادت۔
۶ شعبان : ولادت جناب قاسم -
۱۱ شعبان : ولادت جناب علی اکبر اور جناب نوح - کی دعا سے طوفان کا ختم ہوا -
۱۴ شعبان : ۲۵۵ ھ میں امام حسن عسکری نے اپنی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کو اپنے یہاں دعوت دی اور کہلوا یا کہ آج
ہمارے یہاں افطار کریں کیونکہ شب نیمہ شعبان کو خداوند عالم اپنی حجت کو آشکار کرے گا، اور اسی شب کو رسول اکرم ﷺ
نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے خدا سے درخواست کیا اور خداوند عالم نے تمام امت کی شفاعت انکے نام کر دیا -
۱۵ شعبان المعظم : ولادت امام عصر ۲۵۵ ھ ق آج کی شب آب زمزم کی طغیانی بڑھ جاتی ہے اور یہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے
کہ اہلینے لگتا ہے لیکن افسوس کہ اس کے دہانے کو بند کر دیا ہے ورنہ سبھی اس کا مشاہدہ کر تے !
۱۸ شعبان : کو امام حسن عسکری (ع) نے امام عصر کی ولادت کا اپنے اصحاب پر اظہار کیا اور امام (عج) کی امامت کی
تصدیق کرتے ہوئے ان کی امامت کا اعلان عام کر دیا۔ اسی روز جناب حکیمہ خاتون امام کی زیارت کے لئے تشریف لائیں۔
۲۱ شعبان : ۵۰، دن کے بعد جناب نوح اپنی کشتی سے خارج ہوئے -
۲۷ شعبان : قوم عاد پر عذاب الہی کا نزول -
۲۸ شعبان : سورہ مبارکہ توبہ کی ۲۸ ویں آیت : (لقد جائکم رسول من انفسکم (کا نزول ہوا یاد رہے کہ یہ آیت رسول
اکرم ﷺ سے کوچ کرنے سے چھ مہینے پہلے نازل ہوئی۔ روایت میں ہے کہ جو شخص بھی اس آیہ کریمہ
کو نماز کے بعد پڑھے تو اسے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی -
۲۹ شعبان : سال دوم ہجرت کو ماہ مبارک رمضان کے روزے واجب کئے گئے و شب اول ماہ رمضان میں جناب ابراہیم کے
صفح کا نزول ہوا -

پندرہویں شعبان کی رات کے مختصر اعمال

شب نیمہ شعبان کی فضیلت بیان کرنے سے انسان قاصر ہے یہ اتنی با برکت شب ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا : شب
قدر کے بعد تمام راتوں سے یہ رات افضل ہے کیوں کہ خداوند متعال اپنا فضل و کرم بندوں کو عطا فرماتا ہے اور انکے
گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اس رات خداوند کریم کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتا اس رات کو : لیلۃ البرات ، لیلۃ
المبارکہ اور لیلۃ الرحمۃ بھی کہتے ہیں۔

اس شب میں :

* غسل کرنا

* شب بیداری کرنا

* دعا و استغفار میں مصروف رہنا

* زیارت امام حسین -

* دعائے کمیل

* دعائے توسل

* دعائے فرج

* نماز جعفر طیار

* زیارت آل یسین، زیارت صاحب الامر اور اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے :

بسم الله الرحمن الرحيم

اللَّهُمَّ بِحَقِّ لَيْلِنَا هَذِهِ وَ مَوْلِدِهَا وَ حُجَّتِكَ وَ مَوْعُودِهَا الَّتِي قَرَأْتِ إِلَى فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَ عَدْلاً لِأَمْرٍ لِكَلِمَاتِكَ وَ لَا مَعْقَبَ لِأَيَاتِكَ نُورُكَ

أَلْمَتْنَا لِقُ وَ ضِيَاؤُكَ الْمُسْرَقُ وَ الْعَلَمُ النَّوْرُ فِي طَخِيَّائِ الدِّيَجُورِ الْغَائِبِ الْمَسْتَوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَ كَرَمَ مَحَبَّتُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاؤُهُ وَ اللَّهُ نَاصِرُهُ وَ مُؤَيِّدُهُ إِذْ أَنْ مِيعَادُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ أَمْدَادُهُ سَيَفِ اللَّهُ الَّذِي لَا يَنْبُو وَ نُورُهُ الَّذِي لَا يَخْبُو وَ ذُو الْحِلْمِ الَّذِي لَا يَصْبُؤُ مَذَارَ الدَّهْرِ وَ نَوَامِيسِ الْعَصْرِ وَ وَلَاؤُهُ الْأَمْرُ الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمْ مَا يَنْزَلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ أَصْحَابُ الْحَشْرِ وَ النَّشْرُ تَرَاجِمُهُ وَ حِيَاهُ وَ لَاؤُهُ وَ تَهْيِيهِ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى خَاتِمِهِمْ وَ قَائِمِهِمُ الْمَسْتَوْرِهِ عَنْ عَوَا لِمِهِمُ اللَّهُمَّ وَ أَدْرِكْ بِنَايَامِهِمْ وَ ظُهُورِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ وَ اجْعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِهِ وَ أَقْرَبْنَا ثَارَنَا بِثَارِهِ وَ اكْتُبْنَا فِي أَعْوَانِهِ وَ خُلَصَانِهِ وَ أَحْيِنَا فِي دَوْلَتِهِ نَاعِمِينَ وَ بِصُحْبَتِهِ غَانِمِينَ وَ بِحَقِّهِ قَائِمِينَ وَ مِنْ السُّوِيِّ سَالِمِينَ يَا رَحْمَ الرَّحْمِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ وَ عَثْرَتِهِ النَّاطِقِينَ وَ أَلْعَنَ جَمِيعَ الظَّالِمِينَ وَ أَحْكَمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ.

ترجمہ: خدا یا ہماری اس رات اور اس کے مولو اور تیری حجت اور اس کے موعود کا واسطہ کہ جس کے فضل سے مزید فضیلت کو ملایا ہے تو تیرا کلمہ صداقت و عدالت کے اعتبار سے مکمل ہو گیا تیرے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے اور تیری آیتوں میں کوئی تعقیب نہیں ہے تیرا نور روشن، تیری ضیاء منور اور نور نشانی اس تاریک شب میں وہ امام غائب و پنهان ہے جس کا مولد معظم اور جس کے ظہور کا مقام مکرم ہے اور ملائکہ اس کے گواہ ہیں اور اللہ ناصر اور موید ہے جب کہ اس کے ظہور کا وقت آجائے اور ملائکہ اس مددگار ہوں وہ خدا کی تلوار ہے جو کند نہیں ہوتی ہے اور اللہ کا نور ہے جو کبھی نہیں بجھتا وہ صاحب حلم ہے جو سبک سر نہیں ہوتا مدار روزگار اور نگہبان زمانہ ہے اور ولی امر ہے اور ان پر وہ چیزیں نازل ہوتی ہیں جو شب قدر میں نازل ہوتی ہیں اور وہ صاحبان حشر و نشر ہیں اور اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور اس کے امر نہی کے والی ہیں تو خدایا درود نازل فرما امام خاتم اور امام قائم، پر جو دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں خدایا ہم کو ایام تک پہنچادے ان کے ظہور اور ان کے قیام کے اور ہم کو ان کے انصار میں قرار دے اور ہمارے اقدام کو ان کے انتقام سے ملادے اور ہم کو لکھ دے ان کے مددگاروں اور مخلصین میں اور ہم کو زندہ رکھ ان کی حکومت میں نعمت کے ساتھ اور ان کی صحبت کے فائدہ کے ساتھ اور ان کے حق کے ساتھ قائم رکھ اور ہر برائی سے محفوظ رکھ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے اور حمد عالمین کے رب خدا کے لئے ہے اور درود ہمارے سردار محمد خاتم النبیین اور سید مرسلین اور ان کے سچے اہل بیت پر اور ان کی ناطق عترت پر اور لعنت کر تمام ظالموں پر اور فیصلہ کر ہمارے اور ان کے درمیان اے بہترین حکم کرنے والے۔

اس شب میں ہزار مرتبہ استغفر اللہ اور ہزار مرتبہ الحمد للہ کا پڑھنا بھی ثواب رکھتا ہے اور دو رکعت نماز بھی مستحب ہے جسکی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور نماز کے تمام ہونے کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کو پڑھے۔

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ: اس مہینے میں جتنا ہو سکے صدقہ نکالو کیونکہ یہی صدقہ قیامت کے دن کوہ احد کے برابر نظر آئیگا۔ زرارہ سے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ: اے زرارہ! اس دعا کو محفوظ کرلو: اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ. اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ. اللَّهُمَّ عَرَّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي.

* (بار الہا مجھے اپنی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی معرفت نہیں عطا کی تو مجھے تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

* (بار الہا مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت نہیں عطا کی تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

* (بارالہاتو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تونے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہینکی تو میناپنے دین سے گمراہ ہو جاونگا۔)

نیمہ شعبان کی دعا

منقول ہے کہ رسول اکرمؐ اس شب پر نور و مبارک میناس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

بسم الله الرحمن الرحيم

اللَّهُمَّ اَسْمِ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبَلَّغْنَا بِهِ رِضْوَانَكَ وَ مِنَ الْيَقِينِ مَا يَهْوُنُ عَلَيْنَا بِهٖ مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا اَللَّهُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا فُو تِنَامَا اَحْيَيْتَنَا وَ اَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اَجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمْنَا وَ اَنْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمًّا وَا لَا مَبْلَغَ عَلِمْنَا وَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ:

(خدایا میرے حصہ میں اپنا خوف قرار دے جو میرے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت عطا کر جس سے تیری خوشنودی کو پا جاؤں اور یقین عطا کر جسکی وجہ سے دنیا کی تمام مصیبتیں آسان ہو جائیں خدایا میرے کانوں میری آنکھوں اور قوتوں کو بہرہ مند کر جب تک تو مجھ کو زندہ رکھے اور اس کو میراث بنا دے اور میرا خون اس کی گردن پر قرار دے جو مجھ پر ظلم کرے اور ہماری مدد کر جو ہم سے دشمنی کرے اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں نہ قرار دے اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد نہ قرار دے اور نہ ہمارے علم کا مقصود قرار دے اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو جو رحم نہ کرے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم کرنے والے رحم کر۔)

ابن بابویہ نے امام حسن مجتبیٰ سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین رسول اکرمؐ پر نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ اپنی امت کو حکم دیں کہ شب نیمہ شعبان دس رکعت نماز پڑھے جسکا طریقہ نماز صبح کی طرح ہے لیکن اس نماز کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ توحید کو پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں یہ کہے:

اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدٌ سَوَادِي وَ حَيَا لِي وَ بِيَا ضِي يَا عَظِيمُ كُلُّ عَظِيمٍ اَعْفُو لِي ذَنْبِي الْعَظِيمِ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُهُ غَيْرُكَ يَا عَظِيمُ -

جس نے بھی اس عمل کو انجام دیا خداوند عالم اس کے اور اس کے والدین کے ستر سالہ گناہوں کو معاف کر دیگا اور اس کے برابر اعمال حسنہ کا شمار کریگا۔ (1)

۱۰ شعبان کی شب کے اعمال کافی زیادہ ہیں ہمیں چاہیے کہ صمیم قلب سے جتنی بھی عبادت ممکن ہو سکے انجام دینگرچہ ایسی راتوں میں انسان ساری رات عبادت الہی میں صرف کرے پھر بھی کم ہے۔ اس کتاب میں ہم اختصار کی وجہ سے بعض دعائوں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے:

* مفاتیح الجنان

* اقبال الاعمال

* وقایع الایام....

* صاحب کتاب مفاتیح الجنان نے سید بن طاووس سے نقل کیا ہے کہ سید نے مصباح الزائر میں ایک فصل اعمال سرداب مقدس کے سلسلہ میں لکھی ہے اور اسمیں چھ زیارتیں نقل کی ہیں اور اس کے بعد فرمایا ہے کہ اسی فصل سے دعاء ندبہ ملحق کی جاتی ہے جس کا پڑھنا مستحب ہے چار عیدوں میں: عید فطر، عید قربان، عید غدیر، اور روز جمعہ اور یہ دعا مفاتیح الجنان میں ہے لہذا مزید معلومات کے لئے آپ رجوع کر سکتے ہیں۔

* روز جمعہ امام عصر سے منسوب ہے اور یہ وہی دن ہے جس دن امام ظہور فرمائیں گے لہذا اس دن کی زیارت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِ ضِيَةِ السَّلَامِ عَلَیْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِ السَّلَامِ عَلَیْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَهْتَدِيْ بِهٖ الْمُهْتَدُوْنَ وَ يُرْجَى بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْمُهْتَدِبُ الْخَائِفُ السَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَقِيْبَةَ النَّجَاةِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ السَّلَامُ عَلَیْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ عَلٰى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ السَّلَامُ عَلَیْكَ عَجَلُ اللّٰهِ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرَةِ وَ ظُهُورِ الْأَمْرِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِأَوْلَاكَ وَ أَخْرَاكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَ بِآلِ بَيْتِكَ وَ اَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَ ظُهُورَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَ اَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ يُجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ لَكَ وَ التَّابِعِيْنَ وَ النَّاصِرِيْنَ لَكَ

عَلَىٰ آعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَائِكَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ عَلَىٰ آلِ بَيْتِكَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمَتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ وَ الْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ يَدَيْكَ وَ قَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَ جَارُكَ وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيمٍ أَوْلَادِ الْكِرَامِ وَ مَامُورٍ بِالضِّيَافَةِ وَ الْأَجَارَةِ فَأَضِيفْنِي وَأَجْرِنِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ -

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت زمین میں سلام ہو آپ پر اے نمائندہ خدا مخلوق کے درمیان سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نور جس سے ہدایت والے ہدایت پا تے ہیں اور اس کے ذریعہ سے مؤمنین کو کشادگی حاصل ہو گی سلام ہو آپ پر اے پاکیزہ اور خوف رکھنے والے سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی اور نصیحت کرنے والے سلام ہو آپ پر اے کشتی نجات سلام ہو آپ پر اے سر چشمہ زندگی سلام ہو آپ پر اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طیبین الطاہرین پر سلام ہو آپ پر خداوند عالم جلدی کرے سلطنت کے اور نصرت میں جس کا وعدہ کیا ہے -

سلام ہو آپ پر اے میرے مولا مینا آپ کا دوست ہوں آپ کے اول و آخر (پیغمبرؐ سے امام زمانہ تک) کا پہچاننے والا ہوں میں آپ کے ذریعہ اور آپ کے اہلبیت کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوتا ہوں اور آپ کے ذریعہ سلطنت حق کے ظہور کا انتظار کرتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ درود بھیجے محمدؐ و آل محمد پر اور مجھے قرار دے آپ کے انتظار کرنے والوں آپ کے تابعین اور آپ کے دشمنوں کے مقابلہ مینا صر وں میں قرار دیا اور آپ کے ان دوستوں میں جو شہادت کے فیض سے فیضیاب ہوئے قرار دے - اے میرے مولا، اے صاحب الزمان (عج)، اللہ کا درود ہو آپ پر آپ کے اہل بیت طاہرین پر یہ جمعہ کا دن جو آپ کا دن ہے جس میں آپ کے ظہور کی توقع کی جاتی ہے اور جس میں مؤمنوں کے لئے آپ کے ہاتوں پر کامیابی اور کامیابیوں کا قتل ہو گا آپ کی تلوار سے اور میں اے میرے مولا اس میں آپ کا مہمان ہوں اور آپ کی پناہ مینہوں اور میرے مولا آپ کریم ہیں اور کریم کی اولاد میں ہیں اور مہمان نوازی اور پناہ کے لئے مامور ہیں تو مجھے اپنی پناہ مینلے لیجئے اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طاہرین پر -

(1) زاد المعاد علامہ مجلسی

وصال امام زمان (عج)

امام عصر سے متعلق
جوانوں کے لئے سوالات اور انکے جواب
س ۱: اس وقت روئے زمین پر حجت خدا کون ہے؟
ج ۱: بارہویں امام مہدی (عج)

س ۲: امام عصر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
ج ۲: ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ ھ ق مینسامرہ میں پیدا ہوئے -

س ۳: آپ کے والد ماجد اور والدہ گرامی کا نام کیا ہے؟
ج ۳: والد امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ نرجس خاتون تھیں -

س ۴: امام عصر کا نام کیا ہے اور کس نے رکھا ہے؟
ج ۴: آپ کا اصل نام (م ح م د) ہے اور یہ نام رسول خداؐ کے رکھا ہے۔

س ۵: آپ کی کنیت کیا ہے؟
ج ۵: ابو القاسم، ابو صالح، ابو عبد اللہ، ابو ابراہیم اور ابو جعفر۔

س ۶: آپ کو امامت کے فرائض کب سونپے گئے؟
ج ۶: ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ھ ق کو۔

س ۷: اس وقت آپ کی عمر مبارک کیا ہے؟
ج ۷: اس وقت آپ کی عمر مبارک ۱۱۷۰ سال ہے۔

س ۸: امام حسن عسکری - کی شہادت کے وقت بادشاہ وقت کون تھا؟
ج ۸: معتمد عباسی حکمران وقت تھا۔

س ۹: غیبت کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج ۹: غیبت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
(غیبت صغریٰ... غیبت کبریٰ) تاریخ کے بیان کے مطابق غیبت صغریٰ کی مدت ۲۶۰ سے ۲۳۹ تک اور غیبت کبریٰ کی مدت ۳۲۹ سے نامعلوم مدت تک۔

س ۱۰: امام زمانہ سے متعلق ائمہ معصومین کی کوئی حدیث پیش کریں؟
ج ۱۰: امام (عج) سے متعلق معصومین سے سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مضامین کی حدیثیں شیعہ اور اہل سنت حضرات نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں لیکن آپ مثال کے طور پر اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیں جسے علامہ جوادی نے اپنے ترجمہ میں نقل کیا ہے کہ: امام محمد باقر (ع) کا ارشاد گرامی ہے کہ خلوص دل کے ساتھ ظہور قائم کا انتظار کرنے والا شہداء اور صدقین میں شمار ہو تا ہے، اس لئے کہ ایمان بالغیب سے بڑا کوئی ایمان نہیں ہے اور یہ انسان کو مجاہد کی صف میں لا کر کھڑا کر دیتا ہے

س ۱۱: پیغمبر اکرمؐ سے کوئی حدیث ہو تو پیش کریں؟
ج ۱۱: پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: "اس خدا کی قسم جس نے مجھے زندگی عطا کی اور پیغمبری سے نوازا! یہ وہ زمانہ ہوگا جب میرا فرزند قائم ایک طولانی عرصے کے لئے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جائیگا اس زمانے میں لوگ کہیں گے کہ خدا کو آل محمد کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح دوسرا گروہ بھی ان کی امامت اور رہبری میں شک کرئیگا مگر حقیقی مومن مضبوطی کے ساتھ اپنے دین پر باقی رہیں گے اور خود کو ہر طرح کے شکوک و شبہات سے محفوظ رکھیں گے تا کہ شیطان ان کو نہ بہکا سکے وہ لوگ میرے بھائی ہوں گے وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جو میرے قائم کی غیبت کے زمانے میں صبر کریں گے اور اسی طرح وہ لوگ بھی خوش نصیب ہوں گے جو اسکی محبت پر ثابت قدم رہیں گے اسکے علاوہ پیغمبر اکرمؐ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ:
امام (عج) کے ظہور کا انتظار عبادت ہے میری امت کا بہترین عمل خدا سے امام کے ظہور کی دعا کرنا ہے (1)

س ۱۲: امام زمانہ کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ ہوا؟
ج ۱۲: بعض نے قرآن مجید کی ۳۰۰ آیتوں کو امام عصر سے متعلق بیان کیا ہے جن میں سے بعض آیتیں امام کے ظہور اور انکے انتظار پر دلالت کرتی ہیں (صحیفۃ المہدی)

س ۱۳: کیا امام زمانہ کی شان میں کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں:

ج ۱۳: جی ہاں! قرآن مجید میں بہت سی آیتیں انکی شان میں ملینگی جس پر ہمارے شیعہ مفسرین کا بیان ہے کہ یہ آیات امام عصر کی شان میں نازل ہوئی ہیں لیکن ہم یہاں اہل سنت حضرات کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ سے ایک قرآنی آیت پیش کر رہے ہیں جس پر انکا اتفاق ہے کہ یہ آیہ مبارکہ امام مہدی (عج) کی شان میں نازل ہوئی ہے الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب۔ (2)

اس آیہ مبارکی تفسیر کرتے ہوئے صاحب کتاب نے یو نبیان کیا ہے کہ متقین سے مراد شیعین حیدر کرار ہیں اور غیب سے مراد جناب امام ولی عصر ارواحنا لہ الفداء ہیں۔ اور مومن وہ ہے جو غیبت امام زمانہ پر ایمان رکھے۔ (3) آپ اسکی تفصیل دیگر کتابوں جیسے بحار الانوار جلد ۵۱ ص ۵۲ و غایۃ المرام ص ۷۱۹ میندیکھ سکتے ہیں۔

س ۱۴: کیا توریت، زبور اور انجیل میں بھی امام زمانہ کا ذکر ہوا ہے؟
ج ۱۴: جی ہاں صرف انہی کتابوں میں نہیں بلکہ دنیا کے تمام ادیان کی معتبر کتابوں میں امام کا ذکر ہوا ہے یہ اور بات ہے کہ بیان کرنے والے نے اپنی زبان میں بیان کیا ہے۔ توریت میں امام عصر علیہ السلام کو (ماشع، قیدمو اور شیلو) کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ زبور میں بنام قائم اور انجیل میں بنام مہمید آخر، جناب ابراہیم کے صحیفہ (صحف ابراہیم) میں بنام صاحب آپ کا تذکرہ آیا ہے۔ (4)

س ۱۵: کیا امام زمانہ کے اسم مبارک کو بغیر وضو چھو سکتے ہیں؟
ج ۱۵: ہرگز نہیں یہ عمل حرام ہے (5)

س ۱۶: امام زمانہ کی حکومت کی مدت کیا ہے؟
ج ۱۶: اس امر میں اختلاف ہے مگر احادیث کے مطابق امام عصر کی حکومت کی مدت ۳۰۹، ۳۹۰، ۴۰، ۷۰، ۱۹، ۱۷، ۸، ۹، ۷ سال ذکر ہے۔

س ۱۷: امام زمانہ کب اور کس دن ظہور کریں گے؟
ج ۱۷: اس کا علم فقط خدا کے پاس ہے احادیث کے مطابق امام عصر کے ظہور کا دن جمعہ اور روز عاشور ہو گا۔ (6)

س ۱۹: امام زمانہ کی غیبت کا سبب کیا ہے؟
ج ۱۹: آپ کتاب ہذا کا دقت سے مطالعہ کرینتو جواب مل جائے گا۔

س ۲۰: نماز امام زمانہ کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟
ج ۲۰: یہ نماز بالکل نماز صبح کی طرح دور کعت ہے مگر صرف اس فرق کہ ساتھ کے اس نماز کی ہر رکعت میں آیہ مبارکہ (ایاک نعبد و ایاک نستعین) کو سو مرتبہ پڑھا جاتا ہے نیز نماز کے تمام ہونے پر دعائے فرج (اللہی عظم بلاء و برح الخفای... کا پڑھنا بھی وارد ہے مفاتیح الجنان کی طرف رجوع کریں۔

س ۲۱: کیا ہم امام زمانہ کے یاور و انصار میں شمار ہو سکتے ہیں اور اگر ہو سکتے ہیں تو کیسے؟
ج ۲۱: کیوں نہیں سب سے پہلے ہمیں امام عصر کی فرمائشات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اس کے علاوہ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:
جو بھی چالس صباح (صبح) دعائے عہد کو پڑھے گا تو وہ امام کے یاور انصار میں شمار کیا جائے گا اور اگر ظہور سے پہلے اسے موت آگئی تو خداوند عالم اسے ظہور کے وقت قبر سے اٹھائے گا تاکہ وہ امام کے یار و انصار کے ہمراہ ہو جائے خداوند عالم اس کے ہر کلمہ کے عوض اسے ہزار حسنہ عطا کرے گا اور اس کے ہزار گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (7)

س ۲۲: امام زمانہ نے ہمارے لئے کیا فرمایا ہے؟
ج ۲۲: ایسے تو امام عصر نے ہمارے لئے بہت کچھ فرمایا ہے امام کی تقریباً ۸۰ توقعات میں ہمارے لئے بہت سی چیزیں

دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن بطور اختصار ایک جملہ کی طرف اشارہ کر رہا ہوں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر تم ہماری طرف متوجہ ہونا چاہو تو (زیارت آل یس جو کہ خود امام سے متعلق (کو ضرور پڑھو اور اے میرے شیعو! ہمارے ظہور کی دعائیں خدا سے مانگو!"۔

س ۲۳: کیا دنیا میں انسان اتنی طولانی عمر بھی گزار سکتا ہے!؟

ج ۲۳: آپکا سوال مبہم ہے آپ کے سوال کا کیا مقصد ہے؟ کیا آپ امام عصر کی طولانی عمر کے برے میں سوال کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کی مراد یہ ہے تو ملاحظہ فرمائیں اس دنیا میں صرف ہمارے امام ہی نہیں بلکہ انکے ساتھ کئی لوگ طولانی عمر کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں بھی ہمارے امام کے ظہور کا انتظار ہے جیسے برادران اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق اللہ کے نبی حضرت الیاس اور ادریس ابھی تک زندہ ہیں اہل سنت حضرات جناب ادریس کے زندہ ہو نے پر اس آیت مبارکہ:

(و رفعنا ہ مکاناً علی) سے استناد کرتے ہیں (8)

اہل سنت حضرات اس بات کے قائل بھی ہیں کہ دنیا میں ابھی ۴ /نبی زندہ ہیں جو اپنے اپنے امور میں لگے ہوئے ہیں لیکن مراسم حج میں ہر سال شرکت کرتے ہیں شیعوں کے مطابق دو نبی زندہ ہیں جنمیں پہلے جناب عیسیٰ اور دوسرے جناب خضر - ہیں تو ہمیں یہ سوچنا اور غور کرنا چاہیے کہ جو خدا اپنے چار نبی کو زندہ رکھ سکتا ہے کیا وہ اپنے محبوب حضرت ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نائب و جانشین اور انکے خلیفہ کو زندہ نہیں رکھ سکتا ! حالانکہ ہمیں تاریخ میں جناب آدم سے لیکر حضرت خاتمؐ تک اور حضرت خاتمؐ سے لیکر اب تک طول عمر کی بہت ساری مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں جیسے یہودیوں کی کتاب توریت میں ان لوگوں کے نام بیان کئے گئے ہیں جن کی عمر طولانی تھیں جیسے:

(جناب آدم - ۹۳۰ سال۔)

۲) جناب شیث - فرزند جناب آدم - ۹۱۲ سال

۳) جناب لوش - فرزند شیث - ۹۰۵ سال

۴) جناب قنیان - فرزند انوش - ۹۱۰ سال

۵) جناب مہلائیل - فرزند قنیان - ۸۹۵ سال

۶) جناب یارد - فرزند مہلائیل - ۹۶۲ سال

۷) جناب خنوخ - جناب ادریس - کو ہی خنوخ کہتے ہیں جنکی طولانی عمر کا ذکر سورہ مریم کی ۵۷ آیت ہے ملاحظہ کریں (فرزند یارد - ۳۶۵ سال دنیا میں رہے پھر اٹھا لئے گئے۔

۸) جناب متو شالح (عج) فرزند خنوخ - ۹۶۹ سال

۹) جناب لمک - فرزند متو شالح - ۷۷۷ سال

۱۰) حضرت نوح (عج) فرزند لمک - ۹۵۰ سال (9)

ان اسماء کے ملاحظہ کرنے کے بعد ہمیں پتہ یہ چلتا ہے کہ انسان کی عمر توریت کے مطابق فقط ۷۰ سال کی نہیں بلکہ حد اقل ۹۰۰ سال کی ہے اور یہ تو یہودیوں کی کتاب کا بیان ہے اب ہم اپنی مقدس اور محکم کتاب کا مطالعہ کریں کہ اس بارے میں اسکا نظریہ کیا ہے؟ قرآن مجید نے طولانی عمر کا کئی جگہوں پر ذکر کیا ہے جیسے سورہ انبیاء آیت ۴۴ ، سورہ صافات آیت ۱۴۴ ، سورہ عنکبوت آیت ۱۴ ، سورہ قصص آیت ۴۵ ، سورہ نساء ۱۵۷۔ (ان آیات کو ملاحظہ کرنے سے بات اور واضح ہو جائے گی)

ہم امام جعفر صادق کی اس حدیث مبارک پر بات تمام کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "خدا کے علم میں یہ بات مقدر تھی کہ قائم آل محمد کی عمر طولانی ہو چونکہ وہ جاننا تھا کہ بہت سے لوگ زمانہ غیبت میں آپکی طولانی عمر پر شک و تردید کریں گے لہذا اس نے ان لوگوں کو زندہ رکھا تاکہ انکی طولانی عمر کے ذریعہ دشمنوں کا جواب اور انہیں قانع کر سکیں۔

س ۲۴: کیا ہم امام زمانہ (عج) سے ملاقات کر سکتے ہیں ؟

ج ۲۴: کیوں نہیں لیکن تقویٰ و طہارت روح کی شرط ہے اگر انسان متقی بن جائے تو یہ امر محال نہیں ہے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن مجید کے لئے فرمایا: (لایمسه الا الْمُطَهَّرُونَ) کہف آیت ۷۱ و ۸۲ (تھیک اسی طرح امام مبین کی ملاقات و دیدار بھی ہے متقی اور پرہیز گاروں کے علاوہ ان سے کوئی نہیں مل سکتا۔

س ۲۵: کیا امام زمانہ ہماری حالات سے باخبر ہیں؟
 ج ۲۵: روایات کے مطابق ہمارے امام ہمارے تمام حالات کو جانتے ہیں اور ہماری مدد بھی کرتے ہیں لیکن ہم انہیں پہچان نہیں پاتے جیسا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا: لو خلت الارض ساعة و احدى من حجة الله لساخت باهلها و لكن الحجة يعرف الناس و لا يعرفونه كما كان يوسف يعرف الناس وهم له منكرون۔
 اور اگر زمین حجت خدا سے ایک لمحہ کے لئے بھی خالی ہو گئی تو یہ زمین پر رہنے والوں کو نگل جائے گی حجت خدا لوگوں کو جانتے بھی ہیں اور پہچانتے بھی ہیں لیکن لوگ نہ پہچان پاتے جناب یوسف لوگوں کو پہچانتے تھے مگر لوگ انہیں نہیں پہچان پاتے تھے (کتاب الغيبة نعمانی ص ۴)
 دوسری روایت امام سے جو نقل ہوئی ہے اسکا مضمون اس طرح سے کہ: امام قائم (عج) ... مراسم حج میں شرکت کرتے ہیں اور لوگوں کو دیکھا کرتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں دیکھ پاتے اور اگر دیکھتے بھی ہیں تو انہیں پہچان نہیں پاتے (10)

س ۲۶: غیبت امام زمانہ میں ہمارے کیا فرائض ہیں؟
 ج ۲۶: جواب کے لئے کتاب کا مطالعہ کریں۔

س ۲۷: امام زمانہ کی شان میں کتنی احادیث نقل ہوئی ہیں؟
 ج ۲۷: امام (عج) کی شان میں نقل ہوئے والی حدیثوں کی تعداد بہت ہے تقریباً ۷۰۰ یا اس سے زیادہ اس سلسلے میں آپ بحار ر الانوار جلد ۵۱ تا ۵۳ و منتخب الاثر صفحہ ۳۱ تا ۶۰ کی طرف رجوع کریں۔

س ۲۸: امام زمانہ کے ساتھ کل کتنے لوگ ہو گئے؟
 ج ۲۸: امام کے ناصران کی تعداد (۳۱۳) ہو گی۔

س ۲۹: کیا امام زمانہ کے رہنے کی کوئی خاص جگہ ہے؟
 ج ۲۹: نہیں کتاب سیمای آفتاب صفحہ ۴۸۲ پر صاحب کتاب نے فرمایا کہ امام عصر کے رہنے کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے مگر ہاں امام عصر کے قدم مبارک سے ضیاء حاصل کرنے والی زمینوں میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف، کوفہ، کربلا، کاظمین، سامرہ، بغداد، مشهد مقدس اور قم المقدسہ شامل ہیں۔

س ۳۰: ان لوگوں کے اسماء بتائیں جنہوں نے امام عصر کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے؟
 ج ۳۰: علامہ حلی، علامہ بحر العلوم، محمد بن عیسیٰ بحرینی، علی بن مہزیار ... جن لوگوں نے امام (عج) کی دیدار کا شرف حاصل کیا ہے لیکن ایک صابون فروش کو یہ سعادت نہیں مل پائی! اس بد نصیب شخص کی داستان کو ملاحظہ کریں! بصرہ میں رہنے والا ایک بندہ مومن جو وہاں عطریہ فروشی کا کام کیا کرتا تھا خود اپنی زبان سے اس واقعہ کو بیان کرتا ہے کہ میں ایک روز اپنی دکان میں بیٹھا تھا کہ اچانک دولوگ آئے اور سدرو کافور کی خریداری میں مشغول ہو گئے لیکن میں انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ دونوں ایک اعلیٰ شخصیت کے حامل ہیں اور یہ بصرہ کے رہنے والے نہیں ہیں میں نے احوال پرسی کے بعد ان سے پوچھنا شروع کیا کہ آپ لوگ کہاں سے تشریف لائے ہیں ان لوگوں نے پہلے تو نہیں بتایا لیکن میرے بہت اصرار پر ان لوگوں نے کہ ہم امام زمانہ (عج) کی طرف سے آئے ہیں اور یہ سدرو کافور خریدنے کی علت یہ ہے کہ امام کے ایک چاہنے والے کا انتقال ہو گیا ہے لہذا اسکے کفن و دفن کا انتظام کرنے نکلے ہیں یہ سن کر اس نے فوراً اپنی دکان بند کر دی اور ان سے سفارش کرنے لگا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے تاکہ امام (عج) کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے۔ ان لوگوں نے بہت منع کیا لیکن میں نے انکی باتیں نہ مانتیں اور انکے ہمراہ ہو گیا وہ کہتا ہے کہ ہم انکے ساتھ عمان سمندر کے قریب پہنچے تو نہ کہیں کشتی کا پتہ نہ کہیں کوئی آبادی! یکا یک میری نظر ان بزرگواروں پر پڑی تو دیکھا کہ وہ یوں ہی پانی پر چلنے لگے! مجھے تعجب ہوا میں ساحل پر ہی یہ سوچ کر کھڑا رہا کہ کہیں غرق نہ ہو جاؤں! مگر جب ان لوگوں نے مڑ کر دیکھا تو آواز دی او کچھ نہیں ہو گا خدا وند عالم کو امام کا واسطہ دے کر پانی پر اپنا قدم رکھ دو میں نے ایسا ہی کیا انکے پیچھے پیچھے چلتا رہا لیکن کچھ دور چلنے کے بعد فضاء کی بدلی ہوئی صورت کو دیکھ کر یہ احساس کیا کہ کہیں بارش نہ ہو جائے ابھی کچھ دیر پانی پر چلا ہی تھا کہ بارش ہو نے لگی!
 وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اتفاقاً اسی دن صابون خشک کرنے کی غرض سے اسے دھوپ میں ڈالا تھا ابھی میں اسی کشمکش میں تھا کہ اب تو بارش ہونے لگی اب کیا ہوگا سارا صابون خراب ہو جائے گا! اس فکر نے مجھے پریشان کر دیا

اور میں اسی صابون کی فکر میں تھا کہ اچانک موجوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور مینیانی میں ڈوبنے نے لگا ان لوگوں نے میری مدد کی اور مجھے پانی سے باہر کھینچا اور کہنے لگے کہ تمہارے ڈوبنے کا سبب تمہاری یہ غلط فکر ہے! تم اپنے صابن کی یاد میں ڈوب گئے! انکی رہنمائی پر دوبارہ میں نے خدا کو امام کا واسطہ دیا اور امام سے متوسل ہوا تو پہلے کی طرح پھر پانی پر چلنے لگا چلتے چلتے ایک ساحل پر پہنچا تو ایک ایسے خیمہ کو دیکھا جو شجرہ طور کی مانند نور سے منور تھا اور اس خیمہ سے نور ساطع ہو رہا تھا کچھ ا ور آگے بڑھا پہاں تک کے خیمہ کے قریب پہنچ گیا وہ بزرگ جو ہمارے ساتھ تھے انمیں میں سے ایک خیمہ میں داخل ہوئے کہ امام علیہ السلام سے میرے لئے اجازت طلب کریں جب وہ اندر تشریف لے گئے تو میں نے اچھی طرح خیمہ کو دیکھا اس میں سے انکی آواز تو آرہی تھی لیکن انکے وجود نازنین کو نہیں دیکھ پایا! انہوں نے امام سے میرے لئے اجازت چاہی لیکن آنحضرت نے فرمایا:

رُذَّةُ فَاتِرٍ رَجُلٌ صَابُونِيٌّ!! اسے واپس کر دو کیونکہ ابھی اسکے دل سے صابن کی محبت ختم نہیں ہوئی ہے یہ دنیا کے زرق و برق میں کھویا ہوا ہے لہذا اس بارگاہ میں ایسے لوگوں کی ہر گز گنجائش نہیں ہے! (سیمای آفتاب صفحہ ۳۱۳)

اس واقعہ سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو خصوصاً شیعیان حیدر کرار اور منتظران امام عصر کو دنیا کی آلودگی سے دامن بچانا چاہیئے اور اپنے گناہ پر نادم ہوکر توبہ اور استغفار کرنا چاہیئے۔

س ۳۱: نواب اربعہ کہاں دفن ہیں؟

ج ۳۱: بغداد میں۔

س ۳۲: نواب اربعہ کے کیا معنی ہیں، اور انکے نام کیا ہیں؟

ج ۳۲: نواب: نائب کی جمع ہے اور نواب اربعہ کے معنی چار نائب کے ہیں۔

۱) جناب ابو عمرو عثمان بن سعید عمری جو امام عصر کے نائب ۲۶۰ ہجری قمری تک رہے

۲) جناب ابو جعفر محمد بن عثمان عمری ... ۳۰۵ تک...

۳) جناب ابوالقاسم حسین بن روح ... ۳۲۶ تک...

۴) جناب ابوالحسن بن علی محمد سمری ... ۳۲۹ تک...

جیسا کہ تاریخی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار بزرگوار زمانہ غیبت صغریٰ مینامام (عج) کے پیغام کو انکے شیعوں تک پہنچایا کرتے تھے اور آج بھی ان مینسے جناب حسین بن روح نوبختی کے توسل سے دنیا اپنا پیغام امام عصر تک پہنچاتی رہتی ہے۔

(1) روزگار ربای جلد ۱ ص ۳۵۳ ح ۳۵۲

(2) بقرہ آیہ ۱

(3) ینا بیع المودۃ صفحہ ۴۴۳

(4) اقوال الانمہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹

(5) رسالۃ امام خمینی مسئلہ ۳۱۹

(6) بحارج ۵۲ ص ۲۷۹ و خصال غیبت نعمانی ص ۲۸۲

(7) ص ۹۴۱ (دعائے ندبہ کے بعد) مفاتیح الجنان، شیخ عباس قمی

(8) البیان فی اخبار صاحب الزمان ص ۱۴۹

(9) توریث سفر پیدائش باب پنجم آیہ ۸، ۵، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۳۱... و باب نہم آیہ ۲۹

(10) اصول کافی جلد ۱ ص ۳۳۹

وصال امام زمان (عج)

مآخذ

- ١- قرآن مجيد
- ٢- نهج البلاغه
- ٣- بحار الانوار
- ٤- صحيح بخارى
- ٥- اصول كافي
- ٦- الغيبة طوسى
- ٧- كمال الدين
- ٨- سفينة البحار
- ٩- غرر الحكم
- ١٠- غيبت نعمانيه
- ١١- وسائل الشيعه
- ١٢- امالى شيخ صدوق
- ١٣- امالى شيخ طوسى
- ١٤- المناقب
- ١٥- الاحتجاج
- ١٦- صواعق محرمة
- ١٧- مفاتيح الجنان
- ١٨- وفيان الاعيان
- ١٩- الجواهر
- ٢٠- ينابيع الموده
- ٢١- مستدرک الوسائل
- ٢٢- منتخب الاثر
- ٢٣- ناپيدا ولى با ما